عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۱۶ - شمارہ ۱۰

نائیجیریا میں قادیانیوں کے اوچھے ہتھکنڈے

قادیانیوں کا متضاد مسلک

غیبت کے نقصانات اور اس کا علاج

ایک مذہبی غدار کی تلاش

خاتم الانبیاء جناب محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی جالیوں کا ایک منظر جن پر سونے کا کام کیا گیا ہے۔

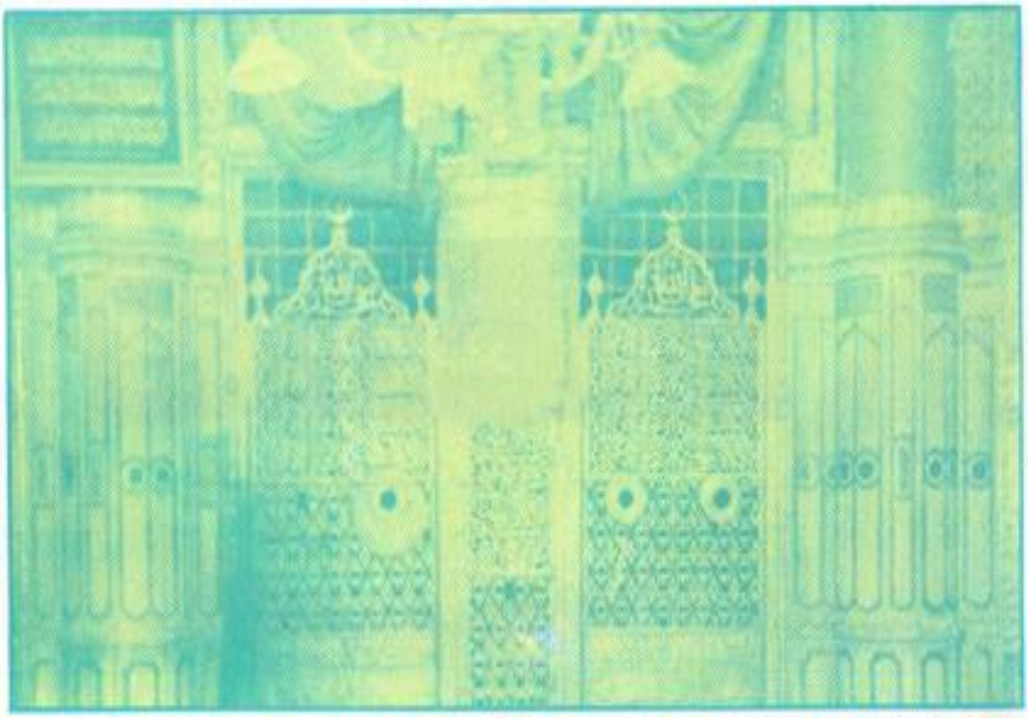

پاکستان

کی عظیم الشان اور بے نظیر لائبریری جسے پاکستانی سکالر ، علماء ، وزراء اور اعلیٰ حکام کے علاوہ بی ۔ بی سی لندن سے بھی خراج تحسین پیش کیا گیا ہے ۔ جس میں مختلف زبانوں اور مختلف علوم و فنون پر مشتمل کتب کے علاوہ بہت سے قلمی قدیمی اور نادر نایاب کے نسخے بھی موجود ہیں ۔

مسلسل بارشوں اور سیم و تھور کی وجہ سے جامعہ ہذا کی لائبریری کی عمارت خستہ اور ناکارہ ہو چکی ہے ۔ اگر فوری طور پر جدید لائبریری تعمیر کر کے اس میں کتب منتقل نہ کی گئیں تو کتب کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے ۔ مولانا محمد یوسف صاحب اور ملک عبد الغفار فیصل آبادی کے تعاون سے ۶۰ × ۳۰ کی دو منزلہ جدید لائبریری کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے ۔ جس کی تعمیر پر چار لاکھ روپے خرچ کا تخمینہ ہے ۔ لائبریری کی تعمیر کے لیے نیشنل بینک فقیر والی میں "لائبریری فنڈ قاسم العلوم" کے نام سے اکاؤنٹ نمبر ۱۵۴ کھولا جا چکا ہے ۔ جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ وہ جدید لائبریری کی تعمیر کے لیے دل کھول کر عطیات دیں تاکہ جلد از جلد یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے ۔ یہ ایک اعلیٰ قسم کا صدقہ جاریہ ہے ۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ضلع بہاولنگر پاکستان ،

فون : ۴۱

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ تا یکم محرم ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۱ اگست تا ۲۷ اگست ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۱۰

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ ہاشمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نورالحق نور
لاہور — طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوٹ ملرچیاں — فیاض حسن سجاد نذیر احمد قریشی
شیخوپورہ / ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد جلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف نوری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
نائجیریا — ہدایت اللہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •
بارباڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے. کیو. انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۶۱۱۹۷۲

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ ″
ایشیا — ۳۷۵ ″

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ا ے ساڑہ بیٹشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

ہمارا عدالتی نظام اور موجودہ صورتِ حال

گذشتہ دنوں وفاقی محتسب کا بیان اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ "اب تک قومی بچت کے ادارے میں فراڈ کے ۹۱ واقعات ہو چکے ہیں اور کراچی کے ایک واقعہ میں غبن کی گئی رقم تین کروڑ سے زائد ہے اور ابھی جن کیسوں کو نمٹانا باقی ہے ان کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہے" (روزنامہ جنگ کراچی ۸ جولائی ۱۹۸۷ء) یہ صرف ایک ادارے کے اُن واقعات کے اعداد و شمار ہیں جن کی شکایت وفاقی محتسب تک پہنچ چکی ہے اس سے ہمارے معاشرے میں دیانت و امانت کے معیار کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

اسی بڑھتی ہوئی خیانت و بددیانتی کا نتیجہ ہے کہ امن و امان مفقود ہے۔ ہر شخص پر خوف و ہراس کی کیفیت طاری ہے اس بدامنی سے نہ گھر محفوظ ہیں نہ سڑکیں، نہ بازار، نہ دفاتر، نہ کالج نہ جامعات، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اس بددیانتی و خیانت کی فراوانی کا اصل سبب یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی عہدہ و منصب کے لئے انتخاب کرتے ہوئے اس کی تعلیم سند اور ڈگری کو (یا پھر سفارش و رشوت کو) معیار بنایا جاتا ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی کہ اس شخص کے دین و امانت اور ایمان و امانت کا معیار کیا ہے:

ہمارے معاشرے میں امانت و دیانت نام کی کوئی چیز نہیں ملتی۔ الا ماشاء اللہ۔ زندگی کا کونسا شعبہ ہے جس میں خیانت و بددیانتی سرایت نہ کرگئی ہو۔ بدقسمتی سے ہمارے یہاں قیام پاکستان سے لے کر آج تک انگریز کا قانون بعض جزوی ترمیمات کے ساتھ نافذ ہے اور ہماری عدالتیں۔ اگر ان کو عدالتیں کہنا صحیح ہے۔ اسی کے مطابق فیصلے کرنے کی پابند ہے۔ گویا ہمارے یہاں عدالتوں میں" ما انزل اللّٰہ" کے بجائے "ما انزل الانگلیز" کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔

اور پھر جس قسم کا قانون بھی نافذ ہے صحیح ہے یا غلط۔ فیصلے اس کے مطابق نہیں ہوتے۔ بلکہ رشوت و سفارش کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں رشوت اور سفارش کا طوفان قانون کی حکرانی کو بہا کر لے گیا ہے۔ چنانچہ قانون ظالم سے مظلوم کو حق دلانے سے قاصر ہے اس کی حیثیت منڈی کے بکاؤ مال کی سی ہے۔ کہ جو شخص بھی اس کے زیادہ دام لگائے قانون کی چاکری کے لئے حاضر ہے۔ کسی دانا کا یہ قول بالکل صحیح ہے۔

"قانون مکڑی کا جالا ہے۔ یہ کمزور کو پھانس لیتا ہے اور طاقت ور اسے توڑ دیتا ہے۔"

ان دو چیزوں کے علاوہ موجودہ عدالتی نظام اتنا پیچیدہ اور اتنا مہنگا ہے کہ عام آدمی اس سے دادرسی کی کوئی توقع نہیں رکھتا۔ بلکہ عدالت کے لفظ ہی سے پناہ مانگتا ہے۔ اگر عدالت سے رجوع کرنا ہی پڑے تو حصول انصاف کے طول و طویل راستے کو اپنی زندگی میں قطع کرنے کی اسے کوئی توقع نہیں ہوتی۔ دیوانی مقدمات زیادہ تر فیصلہ باپ کے بجائے بیٹے کی زندگی میں ہوتا ہے اور بسا اوقات دادا کے مقدمے کا فیصلہ پوتے کو سنایا جاتا ہے

فوجداری مقدمات میں بھی سال ہا سال تک جیلوں میں پڑے سڑتے رہتے ہیں اور عدالت ایک طویل عرصے کے بعد فیصلہ کرتی ہے کہ وہ مجرم ہے یا بے قصور؟ اور بے قصور ہونے کی صورت میں انہیں عدالت کے دروازے پر انصاف کی بھیک مانگنے کے جرم میں طویل عرصہ تک جیل کی ہوا کھانی پڑتی ہے۔

الغرض ہمارے موجودہ عدالتی نظام میں اوّل تو وہ قانون ہی الا ماشاء اللہ غلط اور ناحق ہے۔ جس کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرے یہ عدالتی فیصلے

اکثر و بیشتر بے لوث نہیں۔ بلکہ رشوت و سفارش یا دوستی و قرابت داری کی بنا پر کئے جاتے ہیں۔

تیسرے، انصاف مفت تو ہو گیا۔ سستا مہیا نہیں ہوتا۔ ہمارے ملک میں انصاف ایسی گراں مایہ جنس ہے کہ غریب آدمی کی دسترس سے باہر ہے۔

چوتھے۔ یہ عدالتی نظام ایسا پیچ در پیچ ہے کہ داد رسی کے طالب کا پیمانہ عمر لبریز ہو جاتا ہے۔ اور وہ قید حیات سے رہائی حاصل کر لیتا ہے۔ وہ عدالت اُسے انصاف دلانے سے قاصر رہتی ہے۔ یہ تمام تر صورت حال ظلم در ظلم در ظلم در ظلم کی ہے۔ جس کی چکی میں "انصاف کے نام" پر معاشرہ پس رہا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ قانون کا احترام اُٹھ گیا ہے اور قانون کو ہاتھ میں لینے کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اسکے نتیجہ میں انارکی، افراتفری، فتنہ و فساد اور قتل و غارت کے لاوے پھوٹ رہے ہیں۔ یہ وہ صورت حال ہے جس کا نقشہ حدیث شریف میں ان الفاظ میں کھینچا گیا ہے کہ جب کوئی قوم ناحق فیصلہ کرتی ہے تو ان میں خونریزی عام ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی قوم اپنے کئے ہوئے معاہدوں کا پاس نہیں کرتی بلکہ قانون شکنی کا ارتکاب کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں۔ اسی سے غالباً وہ سرکاری معاہدات مراد ہیں جو غالباً غیر قوموں کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ عہد شکنی بجائے خود ایک بدترین جرم ہے لیکن غیر قوموں کے ساتھ کئے گئے معاہدات میں عہد شکنی کرنا اس جرم کو اور زیادہ سنگین کر دیتا ہے اور بالآخر یہ عہد شکنی مسلمانوں کی ذلت و رسوائی اور ان پر دشمن کے تسلط کا سبب بن جاتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

خلاصہ یہ کہ آج ہم جن پریشانیوں میں مبتلا ہیں وہ ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہیں اس صورت حال کو نہ تو کانفرنسوں اور جلسوں کے ذریعے بدلا جا سکتا ہے۔ نہ حکومت کی تبدیلی اس کا حل ہے۔ نہ انتخابات نہ پارلیمنٹ۔ ان پریشانیوں کے ازالہ کی بس ایک ہی صورت ہے۔ کہ ہم اپنی بدعملیوں سے توبہ کریں اور اصلاح احوال کے لئے اصلاح اعمال کا راستہ اختیار کریں۔ حق تعالیٰ شانہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں کو معاف فرمائے اور اعمال صالحہ اختیار کرنے کی صورت میں جس "حیات طیبہ" کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

ٹنڈو آدم کے عُلماء کرام اور تاجروں کو مُبارک باد

نوائے وقت ۱۹ جولائی ۱۹۸۷ء کی خبر ہے کہ "ٹنڈو آدم ۱۸ جولائی (نامہ نگار) ٹنڈو آدم گرین و کریانہ مرچنٹس ایسوسی ایشن کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت میاں محمد ناظم منعقد ہوا۔ اجلاس میں علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عتیق الرحمٰن صدر مدرسہ مدینۃ العلوم قاری حمید الرحمٰن خطیب مکی مسجد، مولانا ابرار الحسن خطیب کوثر مسجد نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ علمائے کرام نے قادیانیوں کے عزائم اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کے شرکاء نے قادیانیوں کی سخت مذمت کی اور اجلاس میں متفقہ طور ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ قادیانی گستاخ رسولؐ ہیں لہٰذا شہر میں کسی بھی قادیانی کے ساتھ لین دین نہیں کیا جائے گا۔ اور خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف اسی قسم کا اقدام کیا جائے گا اجلاس میں ملک کے دیگر شہروں کی گرین و کریانہ مرچنٹس ایسوسی ایشنوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھی اسی قسم کا فیصلہ کریں بعد ازاں تمام عہدیداران کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے دفتر میں عصرانہ دیا گیا۔"

ٹنڈو آدم کے مسلمان دکانداروں کا یہ اقدام انتہائی خوشی کا باعث ہے ایمانی غیرت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کا یہی تقاضہ ہے کہ مرزائیوں سے کسی قسم کا تعلق یا لین دین نہ رکھا جائے۔ ہم تمام مسلمانوں سے گزارش کریں گے کہ وہ بھی اپنے شہروں میں مرزائیوں (لاہوری ہوں یا قادیانی) کے خلاف تجارتی، سماجی اور معاشرتی بائیکاٹ کر کے عشق محمدی کا ثبوت دیں۔ ادارہ ختم نبوت اس سلسلہ میں علمائے کرام اور ٹنڈو آدم کی تاجر برادری کو بھرپور مبارک باد پیش کرتا ہے۔

کوئی قادیانی
استاذ اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتا
اس پر عمل درآمد ہر مسلمان عاشق رسولؐ کا دینی فریضہ ہے
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے حال کے موافق فیصلہ فرمایا جاتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: "اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لیئے روزی میں وسعت کر دیتا تو وہ دنیا میں شرارت (اور فساد) کرنے لگتے ہیں۔ لیکن حق تعالیٰ شانہٗ (جس کے لئے) جتنا رزق مناسب سمجھتا ہے اتارتا ہے۔ وہ اپنے بندوں (کی مصالح) سے باخبر (اور ان کے احوال کو) دیکھنے والا ہے۔

(سورہ شوریٰ ع ۳)

اس آیت شریفہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ سب پر وسعت کا ہونا دنیا میں سرکشی اور فساد کا سبب ہے، ورزین قیاس اور تجربہ کی بات بھی ہے کہ اگر حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف سے سب ہی کو مالدار بنا دیں تو پھر دنیا کا نظام چلنا ناممکن ہو جائے کہ سب تو آقا بن جائیں، مزدوری کون کرے۔ ابن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عرب میں جس سال پیداوار کی کثرت ہوتی، ایک دوسرے کو قید کرنا اور قتل کرنا شروع کر دیتے، اور جب قحط پڑ جاتا تو اس کو چھوڑ دیتے۔

(در منثور)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے نقل کیا گیا کہ اصحاب صفہ نے دنیا کی تمنا کی تھی جس پر آیت شریفہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ نازل ہوئی۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بہترین رزق وہ ہے جو نہ تجھ میں سرکشی پیدا کرے، نہ اپنے اندر تجھے مشغول کرے، ہمیں یہ بتایا گیا کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر جس چیز کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ دنیا کی چمک دمک ہے۔ کسی نے عرض کیا! یارسول اللہ، کیا خیر (مال) بھی برائی کا سبب بن جاتا ہے؟ اس پر یہ آیت شریفہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ نازل ہوئی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اللہ جل شانہٗ کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص میرے کسی ولی کی اہانت کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لیے مقابلہ میں آتا ہے۔ میں اپنے دوستوں کی حمایت میں ایسا غصہ میں آتا ہوں جیسا کہ غضبناک شیر۔ اور کوئی بندہ میرے ساتھ تقرب اُن چیزوں سے زیادہ کسی چیز سے حاصل نہیں کرسکتا جو میں نے اُن پر فرض کی ہیں (یعنی حق تعالیٰ شانہٗ نے جو چیزیں فرض کر دیں۔ ان کی بجا آوری سے جتنا قرب حاصل ہوتا ہے) اور نوافل کے ذریعہ سے بندہ میرے ساتھ قرب حاصل کرتا رہتا ہے (اور جتنا نوافل میں اضافہ ہوتا رہے گا اتنا ہی قرب میں اضافہ ہوتا رہے گا) یہاں تک کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے اور جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کی آنکھ، کان، ہاتھ اور مددگار بن جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں، اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو اس کا سوال پورا کرتا ہوں، اور مجھے کسی چیز میں جس کے کرنے کا میں ارادہ کرتا ہوں، اتنا تردّد نہیں کرتا اور اپنے مومن بندہ کی روح قبض کرنے میں تردّد ہوتا ہے کہ وہ (کسی وجہ سے) موت کو پسند نہیں اور میں اس کا جی بُرا نہیں کرنا چاہتا لیکن موت ضروری چیز ہے۔ میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ وہ کسی خاص نوع کی عبادت کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن میں اس لیے وہ نوع عبادت کی ان کو میسر نہیں کرتا کہ اس سے اُن میں عُجب پیدا نہ ہو جائے۔ میرے بعض بندے ایسے ہیں جن کے ایمان کو ان کی تندرستی ہی درست رکھ سکتی ہے۔ اگر میں ان کو بیمار کر دوں تو ان کی حالت خراب ہو جائے۔ اور بعض بندے ایسے ہیں جن کے ایمان کو ان کی بیماری ہی درست رکھ سکتی ہے اگر میں ان کو تندرستی دے دوں تو وہ بگڑ جائیں میں اپنے بندوں کے حال کے موافق عمل درآمد کرتا ہوں، اس لیے کہ میں اُن کے دلوں کے احوال سے واقف ہوں۔ اور باخبر ہوں (در منثور)

یہ حدیث شریف بڑی قابل غور ہے۔ اس کا تعلق تکوینی امور سے ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کوئی غریب ہے تو اس کی امداد کی ہمیں ضرورت نہیں، کوئی بیمار ہے تو اس کے علاج کی ضرورت نہیں۔ اگر یہ ہوتا تو پھر مسئلہ کی سب روایات اور آیات بے محل ہو جاتیں، دوا کرنے کا حکم جن روایات میں ہے وہ بے محل ہو تیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ تکوینی طور پہ یہ سلسلہ تو اسی طرح رہے گا۔ کوئی ماہر ڈاکٹر یا محکمہ حفظانِ صحت یہ چاہے کہ کوئی بیمار نہ ہو، ناممکن۔ کوئی حکومت یہ کوشش کرے کہ کوئی غریب نہ رہے کبھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ ہم لوگ اپنی وسعت کے موافق ان کی اعانت کے ہمدردی کے، علاج کے، امداد کے مامور ہیں اور جتنی کوئی شخص اس میں کوشش کرے گا۔ اس کا اجر، اس کا ثواب، اس کا دین اور دنیا میں اس کو بدلہ ملیگا لیکن اپنی سعی کے باوجود کوئی بیمار اچھا نہیں ہوتا اپنی کوشش کے باوجود کسی کی مالی حالت دُرست نہیں ہوتی تو اس کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی میں میرے لیے خیر ہے۔ اس سے پریشان اور گھبرانا نہیں چاہیئے اور چونکہ غیب کی خبر نہیں، اور تکوینی چیزوں پر عمل کے ہم مامور نہیں، اس لیے اپنی کوشش، علاج اور اعانت و ہمدردی اور مدد کی زیادہ سے زیادہ رکھنی چاہیئے۔

واللہ الموافق لما یحب ویرضیٰ۔

غیبت کے نقصانات اور اس کا علاج

آج کل غیبت کا بہت زور ہے حالانکہ یہ ایسی بڑی عادت ہے جس سے دنیا و دین دونوں کی رسوائی و خرابی کا قوی اندیشہ ہے اس لئے بعض احباب کی خواہش پر مختصر طور پر اس کے کچھ نقصانات اور اس کا علاج بزرگوں کی کتب وارشادات سے مرتب کیا جا رہا ہے ان باتوں کو بار بار سوچنے سے اور ان پر عمل کرنے سے انشاءاللہ تعالیٰ اس مرض کا ازالہ ہو جائے گا اور اس سے حفاظت رہے گی۔

۱۔ غیبت کا ضرر و نقصان یہ ہے کہ اس سے افتراق پیدا ہوتا ہے اور افتراق سے مقدمہ بازی لڑائی جھگڑا سب کچھ ہوتے ہیں اور اتفاق کے اندر جو مصالح و منافع ہوتے ہیں افتراق کی صورت میں ان سے بھی محرومی ہو جاتی ہے۔

۲۔ غیبت کرنے کے ساتھ ہی قلب میں ایسی ہی ظلمت پیدا ہوتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی نے گلا گھونٹ دیا ہو جس کے دل میں ذرا بھی حس ہو اس کو یہ بات محسوس ہوتی ہے۔

۳۔ غیبت کرنے سے دین و دنیا کا نقصان یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے وہ اگر سن پاوے تو غیبت کرنے والے کی فضیحت کر ڈالے بلکہ اگر بس چلے تو بُری طرح سے خبر لے۔ (دین) کا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی گویا سامان دوزخ ہے۔

۴۔ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت، زنا سے بھی زیادہ ضرر کا باعث ہے۔

۵۔ غیبت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ نہ بخشش فرمائیں گے جب تک بندہ معاف نہ کرے کیونکہ یہ حقوق سے ہے۔

۶۔ غیبت کرنا گویا اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا ہے بھلا کون ایسا ہوگا جو اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے گا جیسا کہ اس کو بُرا اور ناگوار خیال کیا جاتا ہے اسی طرح غیبت کے ساتھ معاملہ چاہیئے۔

۷۔ غیبت کرنے والا بزدل ڈرپوک ہوتا ہے تبھی تو پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہے۔

۸۔ غیبت کرنے سے چہرہ کا نور پھیکا پڑ جاتا ہے اور ایسے شخص کو ہر شخص ذلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۹۔ غیبت کا بڑا ضرر یہ ہے کہ قیامت کے دن غیبت کرنے والے کی نیکیاں جس کی غیبت کی ہے اس کو دیدی جائیں گی اگر اس کی کمی پوری نہ ہوئی تو جس کی غیبت کی ہے اس کی بدیاں اس کی گردن پر لاد دی جائیں گی جس کے نتیجہ میں جہنم داخل ہوگا۔ ایسے شخص کو حدیث شریف میں دین کا مفلس فرمایا گیا ہے لہٰذا دنیا ہی میں اس کی معافی کرا لینی چاہیئے۔

۱۰۔ غیبت کا عملی علاج بھی کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ جب کوئی غیبت کرے اور منع کرنے پر قدرت ہو تو منع کر دے۔ ورنہ وہاں سے اُٹھ جانا ضروری ہے اور اس کی دل شکنی کا خیال نہ کرے کیونکہ دوسرے کی دل شکنی سے اپنی دین شکنی (دین کا نقصان) زیادہ قابل احتراز ہے یوں اگر نہ اُٹھ سکے تو کسی بہانے سے اُٹھ جاوے یا قصداً کوئی مباح تذکرہ شروع کر دیا جائے۔

۱۱۔ غیبت کا عجیب و غریب عملی علاج یہ ہے کہ جس کی غیبت کرے اس کو اپنی اس حرکت کی اطلاع کر دیا کرے۔ تھوڑی سی ندامت سے انشاءاللہ تعالیٰ یہ مرض بالکل دور ہو جائے گا۔

تنبیہ نمبر ۱: غیبت کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان کے پیچھے پیچھے اس کے متعلق کوئی ایسی بات کا ذکر کرنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار گزرے مثلاً کسی کو بیوقوف اور کم عقل کہنا

جماعت کے احباب توجہ فرمائیں
اسلامیات کا مضمون اور قادیانی اساتذہ

قادیانی چونکہ کافر ہیں۔ شرعاً، اخلاقاً، قانوناً کوئی قادیانی اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتا۔ اگر کسی تعلیمی ادارہ میں اس کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو اسکا تدارک کرنا تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔ پیار محبت، احتجاج، جلسہ جلوس، ریزولیشن ہڑتال غرضیکہ جو بھی طریقہ ناگزیر ہو وہ اختیار کریں۔ تمام مسلمان مکاتب فکر کے تعاون سے رائے عامہ کو بیدار کریں اور ایسے حالات پیدا کر دیں کہ محکمہ تعلیم کے ذمہ داران کو اس کھلی خلاف ورزی اور زیادتی پر اپنی غلطی کا احساس ہو اور وہ اسکی تلافی کر کے پوری امت کی طرف سے شکریہ کے مستحق بنیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

حافظ سرفراز احمد نقشبندی مجددی

مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی رح

مکتوب (۲۵۵)

ملا طاہر لاہوری (رحمۃ اللہ علیہ) کے نام

حمد وصلوٰۃ کے بعد ارشاد فرمایا:

"بدعت اور سنت ایک دوسرے کی ضد ہیں، ایک کا وجود دوسرے کی نفی کرتا ہے، چنانچہ سنت کو زندہ کرنے سے بدعت کی موت ہے اور اسی طرح بدعت کو رائج کرنا سنت کی موت ہے۔ لہٰذا یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ بدعت کا نام "بدعتِ حسنہ" رکھا جائے۔ جب کہ یہ (بدعت) سنت کو رفع کر دینے والی ہے۔ کیونکہ تمام سنتیں اللہ کی رضا کا سبب ہیں اور سنت کی تمام ضدیں شیطان کو راضی کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور یہ بات اگرچہ اکثر لوگوں کو گراں گزرے گی اس لیے کہ بدعات رائج ہو چکی ہیں لیکن وہ عنقریب جان لیں گے کہ وہ حق پر ہیں یا ہم۔ اور منقول ہے کہ امام مہدیؑ اپنے دورِ حکومت میں جب ترویجِ دین و احیائے سنت کا ارادہ فرمائیں گے تو خطیبِ شہر (جس نے بدعتِ حسنہ کو دین بنا رکھا ہو گا) فرمائیں گے کہ یہ شخص ہمارے دین کو مٹانے اور ہماری ملت کو زائل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس پر امام مہدیؑ اس خطیبِ شہر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے اور جس عمل کو وہ عالم بدعتِ حسنہ قرار دیتا تھا اسے دین سے الگ بات قرار دیں گے۔"

مکتوب (۲۳)

بنام مخدوم زادہ خواجہ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

"میرے بیٹے میں تمہیں اور تمام احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ سنتِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کریں اور بدعت سے بچیں جبکہ اس وقت اسلام پر اجنبیت چھا رہی ہے اور مسلمان اجنبی بن چکے ہیں، ایسے ہی زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اجنبیت بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ زمین پر ایک آدمی بھی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اور قیامت بُرے لوگوں پر قائم ہو گی پس جس نے متروکہ سنتوں کو زندہ کیا اور رواج پا جانے والی بدعات میں سے کسی بدعت کو ختم کیا وہ بہت خوش نصیب ہے۔ اس وقت عہدِ نبویؐ کے بُعد کے باعث سنت چھپتی جا رہی ہے اور جھوٹ عام ہونے کی وجہ سے بدعت پھیلتی چلی جا رہی ہے (الی قتہ) ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو سنت کو زندہ کرے اور بدعت کو بھگا دے کیونکہ بدعت کا رواج، دین کی تخریب کا باعث ہے اور بدعتی کی تعظیم کرنا اسلام کو منہدم کرنے کا باعث ہے اور شاید تو نے یہ (ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) سُنا ہو کہ جس شخص نے بدعتی

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

قرۃ عینی فی الصلوٰۃ (فرمان رسولؐ) قرہ کے لغوی معنی ہیں ٹھنڈک۔ جو طمانیت و مسرت کا حاصل ہے۔ الصلوٰۃ کے معنی نماز ہیں لیکن جس نماز سے دل کو ٹھنڈک۔ طمانیت و مسرت پہنچتی ہے اسے حدیث طیبہ میں "احسان" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ احسان مقام شہود ہے آپؐ نے اس کی حقیقت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ عبادت کے وقت انسان یہ محسوس کرے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو وہ یہ محسوس کرے گویا اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

آپؐ چونکہ مستقلاً احسان یعنی مقام شاہدیت پر متمکن تھے جسے مقام محمود سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی لیئے آپؐ کو نماز میں ہمیشہ ہی دیدارِ الٰہی میسر آتی تھی اور اس کی بدولت آپؐ کا قلب مبارک کیف و سرور سے معمور ہو جاتا تھا اس سے یہ نتیجہ مستنبط ہوا کہ نماز اصل میں وہ ہے جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنانا آپؐ کی سنت حسنہ ہے اور زندگی کا مقصود اور عبادات کا حاصل ہے۔

جن لوگوں کو نماز کا اصلی لطف و ذائقہ مل جاتا ہے وہ ساری دنیا کے خزانوں کے بدلے ایک نماز چھوٹنے پر راضی نہیں ہوتے جن لوگوں کے لیے نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے ان لوگوں کو نماز پڑھنے کا صحیح لطف آتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ساری دنیا کی نعمتیں ہیچ نظر آتی ہیں ایک بزرگ کا قول ہے کہ اگر بادشاہوں کو اس دولت کا علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے ذریعے دے رکھی ہے تو اُسے حاصل کرنے کے لیئے وہ ہم پر حملہ آور ہو جائیں۔ لیکن وہ اس کی لذت سے نا آشنا ہیں۔

حقیقی نماز وہ ہے جو ظاہراً یا باطناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو۔ پھر جس قدر کسی کی نماز ظاہراً باطناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مماثل ہو گی اسی قدر وہ نماز مکمل اور اونچے درجے کی ہو گی اور جس قدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی مماثلت و مشابہت میں کمی ہو گی اسی قدر اس کی نماز ناقص ہو گی۔

آپؐ نے فرمایا "اس طرح نماز پڑھو جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں (مشکوٰۃ)

کی عزت و تعظیم کی اُس نے اسلام کی عمارت گرانے میں تعاون کیا۔ پس مناسب یہ ہے کہ پوری ہمت اور مکمل کوشش سے سنتوں میں سے کسی سنت کو رواج دینے اور بدعات کو مٹانے کی طرف توجہ دی جائے اور اسلامی طریقوں کو قائم کرنے کی عموماً اور اس وقت خصوصاً کوشش کی جائے کیونکہ اس وقت اسلام کمزور پڑتا جا رہا ہے اور یہ ضعف سُنت کو رائج کرنے اور بدعت کو مٹانے سے ختم ہو گا۔

اور جو لوگ بدعت میں حُسن دیکھتے ہیں فقیر اس مسئلے میں ان کی موافقت نہیں کر سکتا اور میں بدعت کی مختلف شکلوں میں سے کسی ایک کو بھی حسنہ نہیں سمجھتا اور میں ان سب شکلوں میں ظلمت، اندھیرے اور کدورت کے سوا کچھ بھی محسوس نہیں کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور میں ضعفِ اسلام کے اس دور میں سلامتی اس میں سمجھتا ہوں کہ سُنت پر عمل کیا جائے اور چاہے وہ کسی قسم کی بدعت ہی کیوں نہ ہو اس پر عمل کرنے میں ہلاکت محسوس کرتا ہوں، اور میں بدعت کو ایک کلہاڑا سمجھتا ہوں جو اسلام کی بنیادیں ہلا رہا ہے اور سُنت کو مشرقی ستارے کی طرح سمجھتا ہوں جو گمراہی کے اندھیروں میں راہ نما بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت کے علماء کو یہ توفیق دے کہ وہ بدعات میں قطعاً حُسن نہ تلاش کریں اور اس پر عمل کرنے کا فتویٰ نہ دیں اگرچہ یہ بدعت ان کی نظر میں صبح کی سفیدی کی مانند روشن کیوں نہ ہو کیونکہ جو کچھ سُنت کے علاوہ ہے اس میں شیطان کے بہکانے کا بڑا سامان ہے۔

اس وقت اسلام کمزور ہے اور بدعات کے اندھیروں کا متحمل نہیں اور اس وقت متقدمین و متاخرین کے فتووں کو چھیڑنا مناسب نہیں کیونکہ حالات کے موافق احکامات علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس وقت پورے جہان میں بدعات کے کثرت سے ظاہر ہو جانے کے باعث اندھیرا کا سمندر نظر آتا ہے اور سُنت کا نور اپنی نُدرت اور اجنبیت کے باعث اس سمندر میں ٹمٹماتا چراغ دکھائی دیتا ہے۔ بدعات پر عمل کرنا اس اندھیرے کو بڑھا رہا ہے اور سُنت کے نور کو کم کر رہا ہے۔ اب جو چاہے بدعت کا اندھیرا عام کرے اور جو چاہے سُنت کے نور کو پھیلائے اور جو چاہے شیطان کی جماعت کو بڑھائے اور جو چاہے اللہ کی جماعت کو بڑھائے جبکہ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔

اور اگر آج کے صوفی انصاف کریں تو اُن پر لازم ہے کہ وہ سُنت سے ہٹ کر اپنے مشائخ کرام کی پیروی نہ کریں اور نئی نئی بدعات کو اس عذر کے باعث دین نہ بنائیں کہ ہمارے بڑے ان پر عمل کرتے تھے کیونکہ بے شک اتباعِ سُنت میں یقیناً نجات ہے اور سُنت کے علاوہ تقلید کرنے میں خطرے ہی خطرے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مشائخ کو جزائے خیر دے کہ انھوں نے ہم جیسے عاجزوں کو بدعات پر چلنے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی ان ہلاک کرنے والے اندھیروں میں ہم سے تقلید کروائی اور نہ ہی سُنت سے ہٹ کر کسی راہ کی طرف راہنمائی کی اور نہ ہی صاحبِ شریعت علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کے علاوہ کوئی راہ بتائی۔"

مکتوب (۲۱۳)

خواجہ محمد ہاشم

" علمائے کرام (اللہ ان کی کوششوں کو کامیاب فرمائے) نے فرمایا ہے کہ اگر ایک کام سُنت اور بدعت کے درمیان واقع ہو جائے تو اس عمل کو اس احتمال کی وجہ سے کہ کہیں وہ بدعت نہ ہو چھوڑ دینا افضل ہے اور سُنت کا احتمال ہونے کے باعث اس پر عمل نہ کیا جائے کیونکہ جب بدعت کا احتمال ہو تو عمل کرنے پر نقصان کا خطرہ ہے اور جب سُنت کا احتمال ہو تو عمل کرنے پر ثواب کی توقع ہے۔ پس ایسے عمل کو ترک کر دینا چاہیے کیونکہ نفع کی توقع کی بجائے نقصان سے بچنا ضروری ہے۔"

> **نوٹ**
>
> یہ تمام مکتوبات المنتخبات من المکتوبات للامام الربانی المجدد للالف الثانی احمد الفاروقی السرہندی شائع شدہ ۱۳۹۶ھ استنبول ترکی سے لیے گئے ہیں

علامہ برکوی کی کتاب الطریقۃ المحمدیہ اور علامہ شاطبی کی کتاب الاعتصام میں بدعت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

بدعت کی تعریف

لُغت میں بدعت ہر نئی چیز کو کہتے ہیں خواہ عبادات سے متعلق ہو یا عادات سے، اور اصطلاحِ شرع میں ہر ایسے نئے ایجاد کردہ طریقۂ عبادت کو بدعت کہتے ہیں جو زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کے بعد اختیار کیا گیا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے عہدِ مبارک میں اس کا داعیہ اور سبب موجود ہونے کے باوجود آپ سے اور صحابہ کرامؓ سے نہ قولاً ثابت ہو نہ فعلاً نہ صراحۃً نہ اشارۃً۔ (بدعت و سُنت ص۱) ——— اس تعریف سے معلوم ہوا کہ عادات اور دُنیوی ضروریات کے لیے جو نئے نئے آلات اور طریقے آئے دن ایجاد ہوتے رہتے ہیں ان کا شرعی بدعت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ وہ بطورِ عبادت اور بہ نیتِ ثواب نہیں کیے جاتے۔ یہ سب جائز اور مباح ہیں بشرطیکہ وہ کسی شرعی حکم کے مخالف نہ ہوں۔

○

خبر خبر خبر خبر

مولانا حق نواز کو رہا کیا جائے

منڈی بہاء الدین، انجمن سپاہ صحابہؓ منڈی بہاؤ الدین کے ملک محمد یامین قادری اور ملک محمد افضال نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو فی الفور رہا کیا جائے نیز انتظامیہ کی بربریت کا نوٹس لیا جائے اور ان کے خلاف بیگناہ شہریوں کو قتل کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا جائے اگر مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو منڈی بہاؤ الدین سے ایک کفن بردار جلوس لیہ تک لانگ مارچ کرے گا

اولاد کی تربیت

تحریر: معاویہ آفاق عثمانی ۔ کراچی

مذہب اسلام نے جس طرح اولاد پر ماں باپ کے حقوق مقرر کیے ہیں اسی طرح ماں باپ پر بھی اولاد کے حقوق مقرر کیے ہیں۔ جہاں تک ان کے کھلانے پلانے کا تعلق ہے اس سے کون واقف نہیں ہے۔ اس لیے اس کے ذکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اولاد کے اس حق کا احساس ہمیں فطری اور طبعی طور پر بھی ہے۔ ہاں اولاد کے جس حق کی ادائیگی میں ہم سے عموماً غفلت اور کوتاہی ہوتی ہے وہ ان کی دینی اور اخلاقی تربیت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہے کہ اپنی اولاد اور اہل وعیال کی تربیت اور نگرانی اس طرح کریں کہ انکی آخرت کی زندگی کامیاب بن جائے اور وہ مرنے کے بعد جہنم میں نہ جائیں چنانچہ ارشاد باری ہے (ترجمہ) اے مومنو! اپنے آپ اور اپنی آل اولاد کو جہنم کی آگ سے بچاؤ (حاشیہ) حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی دین کی راہ پر لائے سمجھا کر ڈرا کر پیار سے مار سے جس طرح ہو سکے دیندار بنانے کی کوشش کرے۔ اس پر بھی وہ اگر راہ راست پر نہ آئیں تو بیان کی کمبختی ہے یہ بے قصور ہے حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ تفسیر کے مطابق اگر والدین نے اپنی اولاد کو راہ راست پر لانے کی سعی و کوشش نہ کی تو اولاد ماں باپ کو قیامت کے دن اپنے ہمراہ رہنے کا مجرم قرار دے گی۔ قرآن کریم کی یہ آیت اس پر شاہد ہے (ترجمہ) جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیئے جائیں گے۔ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا مگر انہوں نے ہمیں گمراہ کیا اے ہمارے رب انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر الخ (سورۃ الاحزاب) ترجمہ از شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ)

خاندان کے سردار اور کنبے کے بڑے آدمی مثلاً باپ دادا وغیرہ ہوں گے۔ حاصل یہ کہ اپنے اہل وعیال کو دروازہ الٰہی پر پہنچانے کے صحیح راستہ نہ بتلانے کے باعث اپنی آل اولاد کی اس شکایت کا باعث بن جائے گا اور وہ حق تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ان پر لعنت بھیج۔

اولاد کی اچھی تربیت کی فضیلت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اس طرح بیان فرمائی ہے۔

باپ کی طرف سے اولاد کے لیے اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے۔ بعض لوگوں میں اپنی اولاد میں لڑکوں سے زیادہ محبت اور دلچسپی ہوتی ہے اور بے چاری لڑکیوں کو وہ بوجھ سمجھتے ہیں۔ اور اس واسطے ان کی خبر گیری اور تربیت میں کوتاہی کرتے ہیں۔ ان کی تربیت کا خاص خیال نہیں رکھا جاتا حالانکہ ان کی تربیت کی اشد ضرورت ہے اس لیے اسلام میں لڑکیوں کی اچھی تربیت کی خصوصیت سے تاکید کی گئی ہے اور اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس شخص کی بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرے اور ان کی اچھی تربیت دے اور (مناسب جگہ) ان کی شادی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دے گا۔ سبحان اللہ کتنی بڑی فضیلت ہے۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اپنے فرائض سے بھی عہدہ برآ ہو اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق پر استقامت دے۔ آمین۔

★★★

اسلامیان پاکستان سے درخواست

یونیورسٹی سے لیکر نرسری تک "اسلامیات" پڑھانے کا حق صرف مسلمان اساتذہ کا ہے۔ مرزائی ٹیچر اسلامیات کا مضمون نہ پڑھائے۔ کہیں خلاف ورزی ہو رہی ہے تو اس کا فوری

نوٹس لیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

شمع رسالتؐ کے پروانے حضرت عامر بن فہیرہؓ

آپؓ نے اسلام کیلئے ثابت قدمی اور استقلال کیساتھ تمام مصیبتیں برداشت کیں

طالب ہاشمی

ابو عمرو عامرؓ بن فہیرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اخیافی بھائی طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے۔ وہ ظاہری صورت کے لحاظ سے ایک سیاہ فام حبشی تھے لیکن ان کی جبلت کو مبداء فیض نے ایسے نورانی سانچے میں ڈھالا تھا کہ مکہ کے ظلمت کدہ میں جونہی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے شمع توحید روشن کی، وہ اس شمع کے پروانے بن گئے۔ اور حضورؐ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی دولتِ ایمان سے بہرہ یاب ہو گئے۔

مشرکین بھلا یہ کیونکر گوارہ کر سکتے ہیں کہ ایک بے کس غلام ان کے سامنے توحید کا دم بھرے۔ ان کے قہر و غضب کا طوفان پوری قوت سے حضرت عامرؓ پر پھٹ پڑا کوئی ظلم ایسا نہیں تھا جو ان بدبختوں نے اس مردِ حق پر نہ توڑا۔ کبھی انہیں بے دردی سے زدوکوب کرتے تھے کبھی گرم ریت اور کانٹوں پر گھسیٹتے تھے۔ عامرؓ اگرچہ نحیف الجثہ تھے، لیکن ان کے سینے میں فولاد کا دل تھا۔ انہوں نے نہایت ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ تمام مصیبتیں برداشت کیں۔ اور ایک لمحے کے لئے بھی ان کے قدم جادۂ حق سے نہ ڈگمگائے۔ اتفاق سے ایک دن سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس حال میں دیکھ لیا کہ کفار انہیں کانٹے چبھو رہے تھے۔ اور ان کی ڈاڑھی پکڑ کر طمانچے مار رہے تھے۔ صدیق اکبرؓ سے ان کی مظلومی نہ دیکھی گئی۔ اور انہوں نے اسی وقت خرید کر آزاد کر دیا۔ اب عامرؓ تھے، اور آستانۂ نبوی تھا، دن رات اسی دھن میں رہتے تھے، کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی خوشنودی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے۔

ہجرت کے موقع پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ غارِ ثور میں رونق افروز ہوئے تو صدیق اکبرؓ کے اہل خانہ کے علاوہ حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی اس پُرخطر راز سے آگاہ تھے۔ گویا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ کے نزدیک وہ ایسی شخصیت تھے، جن پر ہر حال میں کمل اعتماد کیا جا سکتا تھا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عامرؓ بن فہیرہ دن بھر (حضرت ابوبکر صدیقؓ کی) بکریاں چراتے تھے۔ اور شام کو انہیں غار کے منہ پر لے آتے تھے۔ یہاں ان کا دودھ دوہ کر سرکارِ دو عالمؐ اور صدیق اکبرؓ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔

تین شب و روز کے بعد جب کائنات ارضی و سماوی کی یہ مقدس ترین ہستیاں غار ثور سے روانہ ہونے لگیں، تو حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی ان کے ہمرکاب ہو گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں اپنے اونٹ کے پیچھے بٹھا لیا، اور یوں سفر ہجرت میں انہیں اپنے آقا و مولاؐ کی معیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ابن سعدؒ کا بیان ہے، کہ جب اس مقدس قافلے نے قباء میں نزول اجلال فرمایا تو حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو حضرت سعدؓ بن خیثمہ انصاری نے اپنا مہمان بنایا۔

ورودِ مدینہ کے چند ماہ بعد حضورؐ نے مہاجرین اور انصار کے مابین مواخاۃ قائم کرائی، تو حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو حضرت حارثؓ بن اوس کا اسلامی بھائی بنایا مکہ اور مدینہ کی آب و ہوا میں بہت فرق تھا اس لئے مکہ سے آنے والے مہاجرین کو شروع شروع میں مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی، اور ان میں سے بعض اصحاب علیل ہو گئے، حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی ان میں شامل تھے۔ ان کی علالت نے اتنی شدت اختیار کی، کہ زندگی سے مایوس ہو گئے، اس حالت میں بار بار یہ شعر پڑھتے تھے

انی وجدت الموت قبل ذوقہ
ان الجبان حتفہ من فوقہ
کل امرئ مجاہد بطوقہ
کالثور یحمی انفہ بروقہ

(میں نے موت سے پہلے ہی موت کا ذائقہ چکھ لیا ہے بےشک بزدل کی موت اس کے اوپر سے ہے ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق کوشش کرتا ہے جس طرح بیل اپنے سینگ سے اپنے ناک کی حفاظت کرتا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مہاجرین کی علالت کی خبر ہوئی۔ تو آپ نے دعا فرمائی "الہٰی تو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ مدینہ کو ہمارے لئے خوشگوار بنادے۔ اور اس کو بیماریوں سے پاک صاف کر دے۔"

محبوب رب العالمین کی دعا قبول ہوئی مہاجرین صحت یاب ہو گئے۔ اور حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی بستر علالت سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

حضرت عامرؓ بن فہیرہ اخلاص فی الدین، زہد و اتقاء، شغفِ قرآن، اور حبّ رسول کے اعتبار سے ایک مثالی حیثیت رکھتے تھے۔ انوارِ رسالت کی تجلیوں نے ان کے قلب و دماغ کو ایسا منور کیا تھا، کہ خاصان خدا میں شامل ہو گئے تھے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ اور آپ کے معمولی اشارے پر اپنی جان راہِ حق میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ رمضان المبارک سنہ ۲ ہجری میں حق و باطل کا معرکۂ اول بدر کے میدان میں پیش آیا تو حضرت عامرؓ بن فہیرہ اس میں بڑے ذوق و شوق سے شریک ہوئے۔ اور پرستارانِ باطل کے خلاف خوب خوب دادِ شجاعت دی۔

اگلے سال غزوۂ احد میں بھی رحمتِ عالم کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔ اور بڑی بہادری سے لڑے۔ صفر سنہ ۴ھ میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبراء کلابی کی استدعا پر ستر صحابہ کی ایک جماعت نجد کی طرف روانہ ہوئی۔ اس جماعت کے اکثر اراکین اصحاب صُفّہ میں تھے۔ اور قُرّاء (قرآن پڑھنے والے) کے لقب سے مشہور تھے۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی اس مقدس جماعت میں شامل تھے۔ جب یہ اصحاب بئرِ معونہ کے مقام پر پہنچے۔ تو بنو کلاب کے سردار عامر بن طفیل نے غداری کی۔ اور قبائل رعل و ذکوان کے مشرکین کو ساتھ لے کر ان پاکباز اصحاب پر حملہ کر دیا جو ان کو ہدایت اور نجات کا راستہ بتانے آئے تھے۔

یہ تمام مردانِ حق حضرت عمروؓ بن امیۃ الضمری کے سوا مشرکین کی تیغِ جفا کا شکار ہو گئے۔ اور خلعتِ شہادت پہن کر خلدِ بریں میں پہنچ گئے۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو ایک شخص جبار بن سلمیٰ کلابی نے شہید کیا۔ جب اس نے پوری قوت سے اپنا نیزہ حضرت عامرؓ کی پشت پر مارا۔ تو انہوں نے گرتے ہوئے بے ساختہ فرمایا ”فُزْتُ وَاللّٰہِ“ (خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا)۔ اس وقت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی لاش تڑپ کر آسمان کی طرف بلند ہوئی۔ اور نظروں سے غائب ہو گئی۔ جبار بن سلمیٰ کو یہ نظارہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ اور کفر کی تاریکی اس کے نہاں خانۂ باطن سے کافور ہو گئی۔

ابن سعدؒ کا بیان ہے۔ کہ جبار بن سلمیٰ اسی واقعہ سے متاثر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمروؓ بن امیہ ضمری کو مشرکین نے زندہ گرفتار کر لیا۔ اور پھر عامر بن طفیل نے اپنی ماں کی ایک منت پوری کرنے کے لئے انہیں رہا کر دیا۔ وہ انہیں ساتھ لے کر صحابہؓ کے مقتل کی طرف گیا۔ اور ایک لاش کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضرت عمروؓ بن امیہ نے جواب دیا ”عامرؓ بن فہیرہ“ عامر بن طفیل نے کہا۔ کہ میں نے ان کو قتل ہونے کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے یہاں تک کہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق نظر آئے۔ پھر ان کی لاش کو زمین پر رکھ دیا گیا۔

”اُسدُ الغابہ“ میں حضرت عروہؓ کا یہ بیان درج ہے۔ کہ شہداء بئرِ معونہ میں حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی نعش تلاش کی گئی۔ تو نہیں ملی۔ اس پر لوگوں نے خیال کیا کہ ان کی نعش کو فرشتے اٹھا کر لے گئے۔ سرورِ عالمؐ کو اس المناک واقعہ کی خبر ہوئی۔ تو آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ اور آپ چالیس دن تک نمازِ فجر کے بعد قاتلوں کے لئے بددعا کرتے رہے۔

ایک روایت میں ہے کہ واقعہ شہادت کے بعد عامر بن طفیل کلابی نے حضرت عمروؓ بن امیہ ضمری سے پوچھا کہ کیا تو اپنے تمام ساتھیوں کو پہچانتا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں سب کو جانتا ہوں۔ چنانچہ عامر بن طفیل حضرت عمروؓ کو ساتھ لے کر شہداء کی لاشوں کے درمیان پھرنے لگا۔ وہ حضرت عمروؓ سے ہر ایک شہید کا نام و نسب دریافت کرتا جاتا تھا جب سب لاشوں کا نام و نسب دریافت کر چکا۔ تو حضرت عمروؓ سے پوچھا ان میں کوئی کم ہے یا سب کی لاشیں موجود ہیں۔

حضرت عمروؓ نے فرمایا۔ ان میں عامرؓ بن فہیرہ نہیں ہیں۔ عامر بن طفیل نے پوچھا تم لوگوں میں وہ کیسا شخص تھا۔ حضرت عمروؓ بن امیہؓ نے فرمایا۔ وہ ہم لوگوں میں سب سے افضل اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

باقی صفہ ۳۰ پر

مُسلمان طُلباء سے گُذارش

یونیورسٹیز، کالجز، سکولز میں اسلامیات کا مضمون کسی مرزائی لیکچرار پروفیسر و ٹیچر کے پاس پڑھنا آپ کی غیرت کے خلاف ہے

مرزائی اساتذہ سے اسلامیات پڑھنے سے صرف انکار کردیں بلکہ اس زیادتی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں پوری قوم آپکے ساتھ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان

حدیث اور سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد اقبال — حیدر آباد

حدیث کے لفظی معنی ہے بات۔ لیکن اسلام میں لفظ حدیث نے وہ مقام حاصل کر لیا ہے کہ اب جب تک حدیث بولی جاتی ہے تو اس سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ لفظ حدیث سے غیر مسلم بھی یہی بات سمجھتے ہیں۔

شاہ ولی اللہؒ نے حدیث کی یہ تعریف فرمائی ہے۔

حدیث ہر وہ بات ہے ہر وہ کام ہے جو ثابت ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ جو بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مبارک سے نکالی حدیث ہے۔ جو کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حدیث ہے۔ اسے سنت کا نام بھی دے سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول۔ فعل۔ تقریر اور اجتہاد پر یہ دونوں لفظ (حدیث و سنت) بولے گئے عموماً ہم معنی استعمال ہوتے ہیں۔

جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا ہو اور حضورؐ نے سکوت فرمایا۔ یہ بھی حدیث ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی بات ہو اللہ کی مرضی کے خلاف اور حضورؐ اس کو نہ روکیں یہ منصب نبوت کے خلاف ہے کسی سے نبی ڈرتا اور شرماتا نہیں۔ کسی سے نبی مرعوب نہیں ہوتا۔ نبی کے سامنے اگر کوئی بات کی جائے اور اللہ کو وہ ناپسند ہو تو نبی کو یہ حکم ہے کہ وہ اسے فوراً روکے۔ اگر نبی کریمؐ نے سکوت اختیار کر لیا تو معلوم ہوتا ہے وہ بات اللہ کو پسند تھی اللہ کے نبی کو پسند تھی اُسے بھی حدیث کہتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اسی قدر قابلِ احترام ہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم ہے میری زبان سے وہی بات نکلتی ہے جو حق ہو قرآن مجید میں ہے۔ "وما ینطق عن الھویٰ۔ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ۔ ترجمہ: اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے۔ یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے۔

ایک وحی وہ جو قرآن مجید جمع کی گئی اور ایک وحی وہ جو کتابوں میں جمع کی گئی ہے جس کو حدیث و سنت کہا جاتا ہے جس طرح قرآن مجید کا ماننا ضروری ہے۔ حدیث کا ماننا بھی ضروری ہے قرآن متن ہے۔ حدیث اس کی شرح ہے۔ قرآن کو ماننے گا وہ حدیث کو بھی مانے گا۔

ایک شخص ایک بزرگ کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ سارے شہر میں پھرا ہوں۔ مجھے ایک وسوسہ ڈال گیا کہ قرآن مجید جب کامل اور مکمل کتاب ہے تو پھر حدیث کی کیا ضرورت ہے بزرگ نے جواب دیا کہ قرآن مجید کامل اور مکمل کتاب ہے لیکن ہمارے عقول ناقص ہیں۔ اس لئے قرآن سمجھنے کیلئے حدیث کی ضرورت ہے۔

فہم دین نہیں اس اجالے کے بغیر
فہم قرآن بھی ہے ناکام۔ ناکام حدیث
اس میں تفصیل عمل ہے اسی میں تشریح کتاب
درحقیقت پرتو قرآن ہے پیغام حدیث
یہ کلام پاک کے احکام کی توجیہ ہے
ہے کلام پاک کی توہین، توہین حدیث
تم مٹانا چاہتے ہو عقل سے نام حدیث
عقل تو خود ہے اسی پر حلقہ دام حدیث

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے سامنے ایک مسئلہ پیش کیا گیا۔ آپؓ نے سائل کو ایک حدیث پیش کی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔ تو اس نے حدیث پر کچھ اعتراض کیا روایات سے معلوم ہوتا ہے ایک سال تک اور ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ساری زندگی اس کے ساتھ نہیں بولے کہ تو انا گستاخ ہے۔ میں تیرے سامنے اللہ کے نبی کی بات پیش کرتا ہوں اور تو اپنی عقل کو پیش کرتا ہے۔ ایسے گستاخ انسان کے ساتھ میں بولنا ہی نہیں چاہتا۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے سامنے اپنی عقل کو پیش کرتا ہے۔

رسولؐ کوئی لیڈر یا عام درجہ کا رہنما نہیں ہوتا کہ اس کی کوئی بات مان لی جائے اور کسی پر تنقید کر دی جائے بلکہ رسول دنیا میں خدا کی آواز ہوتا ہے۔ خدا اس کے ذریعے اپنے بندوں سے گفتگو کرتا ہے اس لئے کہ وہ خداوند کا انتخاب اور چناؤ ہوتا ہے۔ بچپن ہی سے پاک باز افراد کو منصب ہدایت پر سرفراز کیا جاتا ہے۔ جب ہی خدا تو ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیتا ہے۔

مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اس کے مثل بھی۔ سنو! قریب ہے ایک پیٹ بھرا آسودہ حال شخص اپنی مسہری پر بیٹھ کر کہے گا۔ اس قرآن کو لازم پکڑو۔ جو تم اس میں حلال پاؤ اُسے حلال قرار دو اور جسے تم حرام پاؤ اسے حرام ٹھہراؤ۔

آپؐ نے اپنی زبان مبارک سے آج سے بہت پہلے انکارِ حدیث کے فتنہ کی خبر واضح الفاظ میں دے دی تھی کہ ایسے لوگ خوشحال عیش و عشرت سے مالا مال اور ٹھاٹھ باٹھ زندگی گزارتے ہوں گے۔ اس روایت میں ان کے حال و مقام دونوں کا نقشہ اس انداز سے کھینچ دیا گیا کہ ایسے لوگوں کو پہچاننے میں کوئی دشواری پیش نہیں آسکتی۔ یہ اس قسم کی پیش گوئی ہے جیسے کہ آپؐ نے اپنے بعد جھوٹے مدعیانِ نبوت کے ظہور کی خبر دی تھی اور وہ حرف

بھرت کی شکل۔

ایک طرف منکرین حدیث ایڑی چوٹی کا زور لگا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سنت کی مستند کتابوں کو مشکوک ثابت کر کے اسوہ حسنہ سے مسلمانوں کو دور رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور انتہائی کوشش ہے کہ آپؐ کی سنت کو شکوک و شبہات کے دبیز اور تاریک پردوں میں چھپا دیا جائے تاکہ مسلمان آپؐ کی سیرت کے اصلی خدوخال سے بے خبر اور ناآشنا رہیں۔ دوسری طرف اہل بدعت و اہواء منکرین حدیث کی کوششوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ دوسروں کو دیکھا دیکھی نہ جانے کتنی رسمیں ہیں جو کہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ مسلمانوں نے اختیار کر لی ہیں اور اس پر عقیدت و محبت کے لیبل لگا دیے ہیں۔ لیکن ہر بدعت اس پھاوڑے کی مانند ہے جو اسلام کی بنیاد گرتا ہے۔

سنت و بدعت دونوں ایک دوسرے کی "ضد" ہیں پس ایک کے زندہ کرنے سے دوسرے کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو "عمل" عبادت کی سبیل ہے اس کے خلاف عمل کرنے کو بدعت کہتے ہیں جس فعل کی شریعت سے سند نہ ملے وہ بدعت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالی۔ جو اس میں نہیں ہے۔ وہ مردود ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ سب سے بہتر حدیث (کلام) اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہتر طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے۔ اور امور میں سے بدترین امور وہ ہیں جو (دین میں) نکالے گئے ہوں اور بدعت گمراہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قوم بدعت پیدا کرتی ہے تو اس جیسی ایک سنت اٹھالی جاتی

باقی ص۳۰ پر

نصائح برائے عازمین حج

پیر طریقت مولانا الحاج محمد فاروقی صاحب مدظلہ سکھر

- یہ سفر عشق ہے جس کی محبت میں جا رہے ہو۔ اس کی ناراضگی سے بچنا۔
- آرام، طعام، غصہ گھر چھوڑ کر سفر کرنا۔
- زبان کان آنکھ دل کا صحیح استعمال ہو۔ اور ان کی پوری نگہداشت ہو۔
- کلام نرم، مصری کی ڈلی سے زیادہ میٹھا ہو۔ زبان کو ذکر سے تر رکھنا، ہر وقت باوضو رہنا، مکہ مکرمہ میں کلمہ تمجید اور مدینہ منورہ میں درود شریف کا ورد بکثرت رکھنا۔
- ہر کام توجہ و دھیان سے اللہ کی خوشنودی کے لیے کرنا۔
- پورے سفر میں اتباع سنت کا خاص اہتمام رکھنا۔
- جب اپنے ساتھیوں کی ضرورت پوری ہو جائے تو فرصت میں دعا، ذکر، تلاوت، نوافل، درود شریف، استغفار اور طواف میں مشغول رہنا، اپنی صحت کی حفاظت کرنا۔
- خواہ مخواہ دوسروں کے کام کے درپے بلا ضرورت مت ہونا، غصہ اپنے کو کھا جاتا ہے، نرمی دوسرے کو کھا جاتی ہے۔
- حجاج کرام کی خدمت کو ثواب و ذریعۂ نجات سمجھنا۔ بے ہمت سمجھنا، طعنہ سے بچنا۔
- مشکل وقت میں بالحاح و زاری دعائیں کرنا۔ الم نشرح و لایلاف پڑھنا، مراقبہ احسانی کی ہر وقت ضرورت ہے۔ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس کی خوب مشق کریں۔
- وہاں کے قیام میں اپنا بیش قیمت وقت ضائع نہ کریں۔ مثلاً بلا ضرورت بازاروں کے چکر یا ٹیلیفون اور خط و کتابت میں لگے رہنا وغیرہ
- باشندگان حرم پر اعتراض سے گریز کرنا، وہاں کی ہر چیز کا ادب کرنا۔
- وہاں کی گرمی و تکالیف پر صبر کرنا، راضی رہنا، گلہ شکوہ نہ کرنا۔
- عظمت و محبت کی نظر سے خانہ کعبہ اور سبز گنبد کو دیکھتے رہنا۔
- سفر مدینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے کرے۔
- ہر کام سکون و اطمینان سے کرے عجلت نہ کرے۔ مبادا کسی کو آپ کی طرف سے اذیت نہ پہونچ جائے
- میدان عرفات میں اپنی مغفرت میں شک نہ کرنا، یقین کر لینا میرے اللہ نے مجھے بخش دیا ہے۔
- جب حج کا ارادہ کرے تو ان تمام ارادوں کو یکلخت چھوڑ دے جو حج کی شان کے خلاف ہوں۔
- غسل اور وضو کے وقت ہر قسم کی ظاہری و باطنی نجاستوں سے طہارت حاصل کرنے کی نیت کرے
- لباس احرام کے وقت جب اپنے بدن سے سلے ہوئے کپڑے جدا کرے تو تمام غیر اللہ کو بھی جدا کر دے۔

سے اپنے دل کو بھی بدل جائے احرام کے ساتھ

○ لبیک پکارتے وقت قربِ الٰہی کا استحضار کرے

○ حرم میں داخلے سے پہلے ہر حرام چیز کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے۔

○ زیارت بیت اللہ و مکہ مکرمہ کے وقت دیدارِ الٰہی اور جنت کی زیارت کا استحضار کرے انشاء اللہ اس زیارت کی برکت سے وہاں دیدارِ الٰہی اور جنت کی زیارت نصیب ہوگی۔

○ رمل کے وقت دل سے دنیا کی محبت ہمیشہ کے لیے رخصت کرے۔

○ حجرِ اسود کے استلام کے وقت تصور کرے کہ دستِ الٰہی کو چوم رہا ہوں۔

○ مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر خوب شکر بجا لائے۔

○ بیرِ زمزم و ملتزم پر علوم و معارف طلب کرے۔

○ صفا پہاڑی پر صفائی باطن کرے۔

○ مروہ پر ذکر کے انوار طلب کرے۔

○ منیٰ میں تمام امیدیں اللہ سے لگائے۔

○ مسجد خیف میں خوفِ الٰہی طلب کرے۔

○ عرفات میں مغفرت و معرفت طلب کرے۔

○ مزدلفہ میں بکثرت ذکر کرے۔

○ رمی جمار کرتے وقت نفس امارہ کو نشانہ بنائے۔

○ قربانی کے وقت تمام خواہشاتِ نفس کو ذبح کر دے

○ حلق کراتے وقت تکبیر کہے اور کسبِ حلال طلب کرے۔

○ طوافِ زیارت کے وقت یہ استحضار کرے کہ انوارِ الٰہی و تجلیاتِ ربانی کی بارش ہو رہی ہے۔ اور میں اس میں ڈوبا ہوا ہوں۔

○ طوافِ وداع کے وقت تفویضِ کامل کو اختیار کرے۔

○ مواجہہ شریف میں نذرانۂ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے بعد معاصی پر استغفار، تجدید ایمان، طلب شفاعت کے بعد بقیہ زندگی احکام شرع و سنت کے مطابق گذارنے کا عہد کرے۔ اور دعا کرے یا اللہ آخر وقت تک ایمان کی مضبوطی کے ساتھ اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔

زکوٰۃ کے مسائل

مظفر احمد، کراچی

س: زکوٰۃ جو سالانہ بچت پر دینی ہے یا جب زکوٰۃ دینی ہے اس وقت جو بھی پاس ہے اس پر حساب کر زکوٰۃ دے دیں، جیسے میں ملازمت کر رہا ہوں اور ہر سال رمضان میں زکوٰۃ دیتا ہوں۔ رمضان سے پہلے ایک دو ماہ کی تنخواہ سے بچت ہوئی اس کو شامل کر کے زکوٰۃ کا حساب کروں یا جس بچت کو سال ہو گیا ہو اس پر ہی زکوٰۃ دوں

ج: زکوٰۃ ادا کرنے کی تاریخ کو جو کچھ پاس ہو اس پر زکوٰۃ دینی چاہیے۔ بشرطیکہ نصاب پورا ہو، خواہ کچھ حصے پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

س: کتنے تولے سونے کے زیورات پر زکوٰۃ فرض ہے ہمارے پاس ۱۰ تولے سونا ہے تو ۱۰ تولے پر زکوٰۃ نکالیں یا کتنے پر۔

ج: پورے دس تولے پر۔

س: کچھ رقم اپنے عزیزوں کو قرض کے طور پر دی ہے کب ملے گی، ملے گی بھی یا نہیں، اس کا کچھ پتہ نہیں کیا اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

ج: اس پر بھی فرض ہے، خواہ ہر سال دیدیا کریں یا جب وصول ہو اکٹھی دیدیں۔

س: جو رقم کاروبار میں لگائی ہوئی ہے۔ اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے یا اس سے سال میں جو بچت ہوتی ہے خالص پر زکوٰۃ نکالیں۔

ج: اس رقم پر اور اس کی بچت پر دونوں پر زکوٰۃ ہے۔

س: زکوٰۃ کی پوری کی پوری رقم کسی ایک ضرورتمند خاندان کو دے سکتے ہیں۔

ج: دے سکتے ہیں۔

وراثت کا مسئلہ

ا۔ ب، کراچی

س: ہمارے چچا کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کی کوئی اولاد لڑکا یا لڑکی بھی حیات نہیں ہے۔ ان کی جائیداد پر ان کے بھانجے (بہن کے بچے) قابض ہیں، جبکہ مرحوم نے کوئی تحریر یا وصیت نامہ نہیں چھوڑا۔ آیا اسلامی نقطۂ نظر سے بھانجے ان کے جائز وارث ہیں یا بھتیجے۔ یہ جائیداد ہمارے دادا کی جانب سے چچا کو ورثے میں ملی تھی۔

ج: جو صورت آپ نے لکھی ہے۔ اگر صحیح ہے تو بھتیجے وارث ہیں، بھانجے نہیں۔ یہ اس صورت میں کہ بہن کا انتقال پہلے ہو گیا تھا۔ اگر بعد میں ہوا تو پھر دوبارہ لکھا جائے کہ کتنے بھانجے ہیں اور کتنے بھتیجے۔

جھوٹی قسم کا کفارہ

سلیم قریشی، کراچی

س: اگر کوئی شخص قرآن شریف کی جھوٹی قسم کھائے تو اس کا کفارہ کتنے دن میں ادا کرے۔

ج: قسم کھا کر توڑ دینے کا کفارہ ہوتا ہے۔ جھوٹی قسم کا کفارہ نہیں۔ بس اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت ہی کفارہ بن سکتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔

نائیجیریا میں قادیانیوں کے اوچھے ہتھکنڈے

تحریر: عبدالحق تمنا

الحاج آغستو نے برطانیہ سے مسلم مشنری بلانے کی اجازت مانگی تو برطانیہ نے اپنے خرچ پر قادیانی عبدالرحیم نیر کو بھیجا جس نے وہاں پہنچتے ہی حکومت برطانیہ کے قصیدے پڑھنے شروع کر دیئے

ابھی چند سال قبل تک نائیجیریا مندرجہ چار علاقوں میں تقسیم تھا۔

(i) شمالی نائیجیریا (ii) مغربی نائیجیریا (iii) مغربی وسطی نائیجیریا (iv) مشرقی نائیجیریا۔

شمالی نائیجیریا کے رہنے والے ۹۸ فیصد لوگ ہاؤسا یا فلانی قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں جو مسلمان ہیں اور مالکی مذہب کے پیرو ہیں۔ دو فیصد لوگوں میں بت پرست جنگلی اور عیسائی شامل ہیں۔ یہاں ہاؤسا اور فلانی زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن ہاؤسا کو وہاں وہی حیثیت حاصل ہے جو پاکستان میں اردو کو حاصل ہے۔ ہاؤسا زبان کا رسم الخط عربی تھا لیکن انگریزوں کے دور حکومت میں شمال کے گورنر لارڈ لوگرڈ نے بدل کر رومن کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نوجوان نسل کے لیے عربی پڑھنا مشکل ہو گیا۔

مغربی نائیجیریا میں یوروبا قبیلے کے لوگ رہتے ہیں یہاں کی زبان یورُوبا ہے لیگاس اور ابادان جیسے بڑے شہر اسی علاقے میں ہیں۔ یہاں کے ۵۵ فیصدی لوگ مسلمان ہیں اور مالکی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۴۵ فیصدی لوگوں میں عیسائی اور بت پرست شامل ہیں۔

وسطی مغربی اور مشرقی نائیجیریا میں اِبی بوُ (Ebo) قبیلے کے لوگوں کی اکثریت ہے اور دوسرے چھوٹے چھوٹے بہت سے قبائل پائے جاتے ہیں۔ انگریزوں کی آمد سے پہلے یہ علاقہ بت پرستوں، مردہ پرستوں، آباء پرستوں توہم پرستوں اور مردم خوروں کا علاقہ تھا۔ انگریزوں نے اس علاقے میں عیسائی مشنریوں کا جال بچھا کر ایک بہت بڑی اکثریت کو عیسائی بنا لیا۔

شمالی نائیجیریا کے مسلمانوں کے عقائد بہت پختہ ہیں اور یہ پختگی ان علماء اور مجاہدین کی کوششوں کا نتیجہ ہے جو وقتاً فوقتاً ان کو جھنجوڑ جھنجوڑ کر جگاتے رہے۔ عثمان دان فودیو جیسے مصلح اور مجاہدین اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ برخلاف اس کے مغربی نائیجیریا کے مسلمانوں کے ایمان اور عقائد میں وہ پختگی کبھی نہ آسکی جو شمالی کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے بعد عیسائی مشنریوں نے وہاں کے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو آسانی سے عیسائی بنا لیا۔ یہ دیکھ کر مغربی نائیجیریا کے چند دردمند انگریزی دان مسلمانوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ عیسائی مشنریاں اپنے دین کے پرچار کے لیے جو طریقہ اختیار کرتے ہیں اگر وہی طریقہ کار وہ بھی اختیار کریں تو ان کے بچے عیسائیت کے سیلاب سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر اسماعیل بولوگن کا تذکرہ اور ان کا بیان بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر اسماعیل بولوگن مغربی نائیجیریا کے ایک قادیانی خاندان میں پیدا ہوئے۔ پینتالیس سال کی عمر تک وہ قادیانی رہے۔ اسلامیات میں پی ایچ ڈی کرنے کے بعد وہ ابادان یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامیات میں لکچرار ہو گئے۔ انہوں نے قادیانیت کا بہت گہرا مطالعہ کیا اور دوران مطالعہ ان پر قادیانیوں کی فریب کاریوں کا راز کھلا انہوں نے وہاں کے ایک ہفتہ وار "سنڈے ٹائمز" میں رد قادیانیت پر ایک مضمون لکھا۔ قادیانیوں نے اس کا جواب لکھا۔ پھر ڈاکٹر اسماعیل بولوگن نے ان کا جواب دیا۔ اس تحریری مناظرے کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے قادیانی دین مبین کی طرف لوٹ آئے۔ یہ مضامین ایک کتاب کی صورت میں شیخ اشرف۔ لاہور نے طبع کئے ہیں اور کتاب کا نام Islam versus Ahmadiyya in Nigeria ہے۔

اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ لیگاس کے سب سے پہلے شخص جنھوں نے قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے ہوئے لیگاس میں مشن کھولنے کی دعوت دی وہ الحاج آغستو تھے۔ اور پہلا مشن ۱۹۱۶ء میں کھولا گیا۔ الحاج آغستو مشن کھولنے کے چند روز بعد لندن گئے اور وہاں پر ان کی ملاقات چند مسلمان علماء سے ہوئی جنہوں نے قادیانیوں کے عقائد کا پردہ چاک کیا۔ الحاج آغستو جب نائیجیریا واپس آئے تو انہوں نے قادیانیت سے توبہ کی اور اس بات کا باقاعدہ اعلان کیا۔

میری ملاقات مغربی نائیجیریا کے چند معمر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں سے ہوئی۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ الحاج آغستو نے حکومت برطانیہ سے درخواست کی تھی کہ انہیں کسی مسلم ملک سے مسلم مشنری بلانے کی اجازت دی جائے جس کے جواب میں حکومتِ برطانیہ نے اپنے اخراجات پر ایک قادیانی مشنری عبدالرحیم نیر کو بلایا اور لیگاس میں مشن کھولنے کے لیے عمارت فراہم کی۔

جناب شیطو صاحب جو ابادان یونیورسٹی کے شعبۂ عربی اور اسلامیات میں لکچرار ہیں لکھتے ہیں کہ عبدالرحیم نیر صاحب پہلے قادیانی مشنری تھے جنہوں نے ۱۹۱۴ء کے اوائل میں لیگاس میں قادیانی مشن کھولا اور آتے ہی برطانیہ کے قصیدے پڑھنا شروع کر دیے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۲۱ء کو انہوں نے شیطا بے مسجد لیگاس میں ایک طویل لکچر دیا جس کا عنوان تھا "اسلام اور تاج برطانیہ سے وفاداری کے فوائد"۔ (العلم نمبرا، مطبوعہ مسلم اسٹوڈنٹس سوسائٹی آف نائیجیریا، ۱۹۷۴ء)

جناب محمد الحق تمنا صاحب کافی عرصہ نائجیریا میں رہے جو وہاں کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس سلسلہ میں ردِّ قادیانیت پر ایک کتاب بھی لکھی ہے اور انہوں نے اپیل کی ہے کہ کوئی ادارہ اسے شائع کرادے ادارہ ختم نبوت نے انہیں خط لکھ دیا ہے کہ وہ اپنی کتاب کا مسودہ لیکر تشریف لائیں ـــــ ابھی تک ان کے خط کا انتظار ہے۔

قادیانی مشن نے مرزا غلام احمد کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ فریب اور دھوکے سے کام لیا۔ مرزا کو بجائے نبی کہنے کے مصلح کی حیثیت سے پیش کیا۔ اور اپنی جماعت کو "احمدیہ مسلم" کہلایا۔ وہاں کے مسلمانوں کو یہ تاثر دیا کہ احمدیت کوئی نیا دین نہیں بلکہ ایک اصلاحی تحریک ہے۔ ۱۹۲۱ء میں چند نائجیرین قادیانی برطانیہ گئے اور وہاں ہندوستان کے مسلمانوں سے ملاقات کی اور ان پر قادیانیوں کے مکر و فریب کا راز کھلا۔ ۱۹۲۲ء میں وہ لوگ نائجیریا واپس آئے اور انہوں نے قادیانی مشن سے علیحدگی اختیار کی۔ بعد میں اپنی ایک انجمن بنائی جس کا نام احمدیہ اسلامی تحریک (نائجیریا) رکھا۔ قادیانی مشن کا نام "صدر انجمن احمدیہ مشن" ہوگیا۔

جیسا کہ میں اوپر عرض کرچکا ہوں مغربی نائجیریا کے مسلمانوں میں اسلام سے وابستگی کا جذبہ تو موجود ہے لیکن عقائد میں وہ پختگی نہیں جو شمالی نائجیریا کے مسلمانوں میں ہے چنانچہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مغربی نائجیریا کے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی بہت کوشش کرتے رہے۔ بیس بائیس سال کے عرصے میں چھوٹے دیہاتوں میں اکثر بڑے شہر میں انہوں نے اپنے اسکول اسپتال اور معابد تعمیر کرلیے۔ ان کے حوصلے اتنے بڑھ گئے کہ مغربی نائجیریا کے ایک شہر اجی بواوڈے (Ejinbo oode) کی ایک عبادت گاہ کی دیوار پر احمد رسول اللہ تک لکھ دیا۔ (نعوذ باللہ)

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قادیانیوں نے کسی عیسائی یا بت پرست کو قادیانی نہیں بنایا بلکہ ان کے ارتداد کا نشانہ ہمیشہ بھولے بھالے مسلمان ہی رہے۔

میں فروری ۱۹۶۲ء میں جب بسلسلہ ملازمت نائجیریا پہنچا تو وہاں قادیانی تحریک اپنے چھیالیس سال پورے کرچکی تھی۔ ربوہ سے ڈاکٹر ضیاء الدین کو شمالی نائجیریا کے شہر کانو میں اپنا پرائیویٹ اسپتال کھولنے کا حکم ملا۔ اور میری معلومات کے مطابق انہوں نے یہ اسپتال ۱۹۵۹ء میں ایک مکان کرائے پر لے کر کھولا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب نائجیریا میں ڈاکٹروں کی بے حد کمی تھی خصوصیت سے پرائیویٹ علاج کرنے والوں کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر ضیاء الدین کو مختلف پرائیویٹ کمپنیوں نے اپنا ڈاکٹر منتخب کرلیا بڑی بڑی پرائیویٹ کمپنیاں انگریزوں، لبنانیوں اور ہندوستانی ہندوؤں کی تھیں اس لیے ڈاکٹر ضیاء الدین کو بہت سے سرپرست مل گئے اور ان کی شروع ہی میں ایک معقول آمدنی ہوگئی۔ دوسرے مریضوں سے انہیں جو ملتا تھا وہ اس کے علاوہ تھا۔

کانو شمالی نائجیریا کا ایک بہت پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ یہ علم و دانش کا مرکز ہے خصوصیت سے دینی علوم کا اس شہر نے بڑے بڑے علماء پیدا کئے ہیں بدقسمتی سے چند علماء کے علاوہ سبھی نے چشم پوشی کی پالیسی اختیار کی اور ڈاکٹر ضیاء الدین نے بہت مختصر عرصے میں اتنی رقم جمع کرلی کہ کانو کے ایک مرکزی مقام پر اپنے اسپتال کے لیے انہوں نے ایک بہت بڑا پلاٹ خرید لیا۔ جو بعد میں (غالباً ۱۹۷۷ء میں) ایک بہت بڑا اسپتال بن گیا۔ بڑے افسوس کی بات یہ ہے پاکستانی مسلمان انجینیروں نے جو وہاں سرکاری ملازم تھے پلاٹ کے حصول میں، اسپتال کا نقشہ تیار کرنے میں اور اس کی تعمیر میں ان کی بڑی مدد کی باوجود کہ میں نے اور میرے چند ساتھیوں نے ان کو قادیانیت کے فتنے سے اچھی طرح آگاہ کردیا تھا۔

یہاں پر شمالی نائجیریا کی دو مقتدر اور قابل احترام ہستیوں کا تذکرہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جنہوں نے قادیانیت کی وبا کو روکنے کی کوشش کی اور یہ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اتنا عرصہ تبلیغ کرنے کے باوجود

لندن کے دفتر ختم نبوت میں فون لگ گیا

لندن: ۔ لندن سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے دفتر میں فون لگ گیا۔ جماعت سے وابستہ حضرات اور خصوصاً بیرون ملک میں بسنے والے بہی خواہان ختم نبوت لندن دفتر کے فون نمبر نوٹ کرلیں

01-737-8199

واضح رہے دفتر ختم نبوت لندن میں پنج وقتہ نماز جمعہ و عیدین کے علاوہ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم کا نظام جاری ہوگیا ہے اور انشاء اللہ بہت جلد جماعتی سرگرمیاں بتدریج شروع ہوجائیں گی۔

تمام اہل اسلام سے دفتر ختم نبوت لندن کی ترقی و تعمیر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی درخواست ہے۔

عزیز الرحمٰن جالندھری

ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اب بھی شمالی نائیجیریا میں دس سے زیادہ قادیانی نہیں ملیں گے :

پہلا نام الحاج احمدو بلو کا آتا ہے جو ایک پکے، مخلص اور باعمل مسلمان تھے اور اپنی شہادت کے وقت شمالی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی اسلام دوستی ہی ان کی شہادت کا سبب بنی جس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں۔ الحاج احمدو بلو مرحوم شروع شروع میں قادیانیوں کے عقائد سے ناواقفیت کی بنا پر ان کی تبلیغی سرگرمیوں کو اچھی نظر سے دیکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ عیسائیت کے طوفان کو روکنے کے لیے یہ ایک بڑی فعال اور کارآمد جماعت ہے اسی زمانے میں انہوں نے قادیانیت کی تعریف میں چند بیانات دے ڈالے جنہیں قادیانی آج بھی پروپیگنڈے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد جب ان پر قادیانیت کی حقیقت آشکارا ہوئی تو انہوں نے ایک خفیہ سرکلر جاری کیا کہ جو لوگ ہندوستان اور پاکستان ڈاکٹر، انجینئر اور اساتذہ بھرتی کرنے جائیں وہ قادیانیوں کو کسی قیمت پر بھرتی نہ کریں۔

دوسری قابل احترام ہستی جناب الحاج ابوبکر گومی صاحب کی ہے۔ جنہیں انگریزی حکومت کے خلاف تقریریں کرنے کے جرم میں ملک بدر کر دیا گیا تھا اور آزادی کے بعد

فوجی انقلاب کے بعد!
گورنروں کی بیگمات کے لئے ربوہ سے بطور رشوت زیورات بھیجے گئے

ان کو اپنے ملک آنے کا موقع ملا۔ الحاج ابوبکر گومی ایک بہت بڑے عالم دین، ایک حق گو اور سرفروش مسلمان ہیں۔ الحاج احمدو بلو کے دور میں یہ قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائض رہے۔ نائیجیریا کے سارے علماء ان کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ الحاج ابوبکر گومی پہلے شخص ہیں جنہوں نے قادیانیت کے فتنہ کو سمجھا اور اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعے اس کو بے نقاب کیا اور کھلم کھلا قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔ الحاج ابوبکر گومی آج بھی زندہ ہیں اور بہت معمر ہونے کے باوجود قادیانیوں اور بدعتیوں کے خلاف اپنی تحریک "ازالہ" چلا رہے ہیں۔ چونکہ یہ احمدو بلو مرحوم کے مشیر خاص تھے اس لیے یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ہی ان کو قادیانیت کا اصل روپ دکھایا۔

۱۹۶۶ء کے فوجی انقلاب میں نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج ابوبکر اور شمالی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ الحاج احمدو بلو شہید کر دیے گئے اور ان کی شہادت کے ساتھ ہی جمہوریت اس ملک سے رخصت ہو گئی۔ یہ انقلاب عیسائیوں اور یہودیوں کی سازش کا نتیجہ تھا۔ ڈیوڈ مفٹ (DAVID MUFFET) نے اپنی کتاب "LET TRUTH BE TOLD" میں ثابت کیا ہے کہ اوجوکو (OJOKO) کو جو پہلے فوجی انقلاب کا لیڈر تھا اسرائیل نے اسلحہ خریدنے کے لیے بیس لاکھ پاؤنڈ دیئے تھے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اس انقلاب سے قادیانیوں کو خاطر خواہ فوائد پہنچے انقلاب کے فوراً بعد شمالی نائیجیریا میں قادیانیوں کے کئی تبلیغی مراکز اسکول اور اسپتال نظر آنے لگے۔ گو اوجوکو (OJOKO) اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا لیکن اس کے بعد کئی انقلابات آئے اور حکومت فوج ہی کے ہاتھ میں رہی نائیجیریا تیرہ ریاستوں میں تقسیم کر دیا گیا اور ہر ریاست کے سربراہ گورنر مقرر کر دیئے گئے اور یہ گورنر فوج ہی سے تعلق رکھتے تھے۔

قادیانیوں نے اس صورت حال سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ گورنروں کو تحائف دے کر اپنا کام نکالنا ان کا معمول بن گیا یہ پالیسی انہوں نے ہر ریاست میں اختیار کی لیکن طوالت کے خوف سے میں صرف کانو کی ریاست کی مثال تک اس تذکرے کو محدود رکھوں گا۔

کانو کے گورنر الحاج اوڈو باکو (Alhaj AUDO BAKO) کی عیسائی بیوی کو پاکستان کے بنے ہوئے سونے کے زیورات تحفے کے طور پر پیش کئے گئے معلوم نہیں کتنی بار ایسے تحائف پیش کئے گئے ہوں گے لیکن ایک موقع پر ایک ہندوستانی مسلمان جو گورنر کے مشیر خاص تھے وہاں موجود تھے جن سے اس بات کا علم ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانی مشنری اور گورنر کی بیگم کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس سے ان کو اس بات کا اندازہ ہوا کہ اس قسم کے تحائف پہلے بھی دیئے گئے تھے۔ غرض کہ گورنر کی چہیتی بیگم کو تحائف دے کر گورنر کو قابو میں کیا گیا۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ اوڈو باکو قادیانی ہو گیا تھا لیکن یہ بات بلا شبہ کہی جا سکتی ہے کہ اس کے دل میں قادیانیوں کے لیے اس حد تک گنجائش پیدا ہو گئی تھی کہ اس نے کانو کے مسلمان علماء کو قادیانیوں سے مناظرہ کرنے کی دعوت دی۔ اور ایک تاریخ مقرر کر دی الحاج ابوبکر حسن گوارزو جو اس زمانے میں بایارو یونیورسٹی کانو کے شعبۂ دینیات میں پروفیسر تھے (اب ریاست کانو کے قاضی القضاۃ ہیں) اور الحاج جی والی جو جج ہیں۔ میرے پاس آئے اور مجھ سے ردِّ قادیانیت پر عربی یا انگریزی زبان میں لٹریچر مانگا۔ افسوس کہ سوا مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب کی کتاب کے میرے پاس نہ عربی میں کوئی کتاب تھی نہ انگریزی میں۔ مجلس ختم نبوت، ملتان کے بھیجے ہوئے کتابچے، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا پٹیالوی، مولانا مفتی شفیع صاحب اور ایسے ہی دوسرے علماء کی کتابیں اردو میں موجود تھیں جن کے مختلف حصوں کا زبانی ترجمہ ان کو سنایا چونکہ غیر ملکیوں کو اس مناظرے میں شرکت کی اجازت نہیں تھی اس لیے میں شریک نہ ہو سکا۔ دوسری طرف سے شمالی نائیجیریا کا واحد قادیانی ابراہیم بیچی (IBRAHim Bichi) تھا۔ الحاج ابوبکر گوارزو نے صرف ایک سوال پوچھا "کیا تم ہم لوگوں کو مسلمان سمجھتے ہو؟" جس کا جواب دینے میں ابراہیم نے ٹال مٹول سے کام لیا۔ اس سوال کا جواب نہ دینے پر گورنر صاحب نے مناظرہ ختم کروا دیا۔ گورنر صاحب نے اس مناظرے کے بعد قادیانیوں اور مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ وہ قادیانی ہو گیا تھا۔ اس مناظرے کے بعد اس نے قادیانیوں کو اسکول کھولنے کے لیے زمین اور ایک بہت بڑی رقم دی لیکن جب کانو کے مسلمانوں

نے الحاج ابوبکر گومی کو قادیانیت کے خلاف تقریر کرنے کے لیے کانو بلایا تو عین وقت پر اس نے ان کو بجبر تقریر کرنے سے روک دیا۔

دوسری ریاستوں میں جس رفتار سے قادیانی اسکول اور مراکز کھلے اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ وہاں بھی ان کا رشوت کا حربہ کارگر رہا۔ اس کے باوجود بھی شمالی نائیجیریا کے مسلمانوں نے اللہ کے دین کو چھوڑ کر قادیانیت کو قبول نہیں کیا لیکن۔

مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیئے قادیانی جھوٹ مکر اور فریب کو مرزا صاحب کے وقت سے جائز سمجھتے ہیں اور کیوں نہ سمجھیں جب ان کے دین کی بنیاد ہی مکر و فریب پر ہے۔ نائیجیریا کے مسلمانوں پر ایک حربہ جو وہ استعمال کرتے ہیں اس کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔

نائیجیریا کے مسلمان مالکی ہیں اور ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں جبکہ دنیا کے اور مسلمان ہاتھ باندھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ دین سے ناواقف، دیہاتوں میں رہنے والے نائیجیرین جب حج یا عمرہ کے لیے مکہ معظمہ جاتے ہیں تو وہ وہاں اکثریت ایسے مسلمانوں کی پاتے ہیں جو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ جب وہ وہاں سے واپس آتے ہیں۔ تو قادیانی ان کو بہکانے کے لیے سوال کرتے ہیں "کیا ساری دنیا کے مسلمان غلط راہ پر ہیں اور تم صحیح راہ پر ہو؟" وہ بھولے بھالے مسلمان قادیانی تو نہیں ہو پاتے لیکن ان کے دلوں میں شکوک اور شبہات ضرور پیدا ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ بھی قادیانیوں کی گہری سازشوں سے ناواقف ہے اور دھوکہ کھا جاتا ہے جس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

جماعت نصر الاسلام ایک پرانی انجمن ہے جس کا

اتنے عرصہ تبلیغ کے باوجود نائیجیریا میں دس سے زیادہ قادیانی نہیں ملیں گے!

مقصد دین کی تبلیغ ہے۔ جب تک میں نائیجیریا میں رہا اس کا ممبر رہا۔ تقریباً آٹھ سال پہلے کی بات ہے کہ میں نے اس کی ایک میٹنگ میں شرکت کی۔ اسی زمانے میں قادیانی حضرات کانو کے قادیانی تبلیغی مراکز کے زیر اہتمام ایک نمائش قرآن مجید کی کرنے والے تھے۔ میں نے تجویز پیش کی ان کو اس کام سے روکا جائے جس پر بایرو یونیورسٹی، کانو کے وائس چانسلر جناب ابراہیم صاحب نے فرمایا "قرآن مجید کی نمائش تو کوئی بری بات نہیں پھر اس کو کیوں روکا جائے؟" مجھے شرکاء مجلس کو یہ سمجھانے میں کافی وقت صرف کرنا پڑا کہ قرآن مجید کی نمائش قادیانی اس لیے کر رہے ہیں کہ وہ نائیجیریا کے مسلمانوں کو یہ

قادیانیوں نے کسی عیسائی کو قادیانی نہیں بنایا بلکہ ان کا نشانہ بھولے بھالے مسلمان رہے ہیں

یقین دلانا چاہتے ہیں کہ "ہمارے اور تمہارے دین میں کوئی فرق نہیں ہے" اور ایک بار مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات بیٹھ گئی تو قادیانیوں کو مار آستین بننے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔

قادیانیت کے خلاف جہاد کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ چند حضرات جو قادیانیت کے خلاف جہاد میں شریک ہیں ان کے نام لکھ رہا ہوں تاکہ اگر کوئی صاحب قادیانیت کے خلاف کام کرنے جائیں تو ان لوگوں سے کافی مدد مل سکتی ہے۔ مغربی نائیجیریا میں ڈاکٹر اسماعیل لولوگن جو الورین یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور دوسرے صاحب جناب جبریل ہیں جن کا پتہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ شمالی نائیجیریا میں الحاج ابوبکر گومی الحاج امین الدین، الحاج ابوبکر حسن گوارزو، الحاج نبی والی ہیں جن کے پتے میں دے سکتا ہوں

نائیجیریا میں ذریعہ تعلیم انگریزی زبان ہے اور تعلیم یافتہ ہونے کا مطلب انگریزی جاننا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رد قادیانیت پر آسان انگریزی میں کتابیں لکھی جائیں اور وہاں بھیجی جائیں۔ اب تک اس موضوع پر انگریزی زبان میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں تقریباً سب ہی میری نظر سے گذری ہیں اور سب بہت مفید ہیں لیکن دو باتیں ان سب کتابوں میں مشترک ہیں جو نائیجیرین قاری کے لیے ان کی افادیت کم کر دیتی ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو زبان استعمال ہوئی ہے اس کا معیار اتنا بلند ہے کہ معمولی انگریزی دان ان کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کتابیں نائیجیریا یا مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک کے لوگوں کی نفسیات کو ذہن میں رکھتے ہوئے نہیں لکھی گئی ہیں۔

ان باتوں کے پیش نظر میرے چند احباب (جن میں نائیجیرین، ہندوستانی، پاکستانی اور بنگلہ دیشی بھی شامل تھے) مجھ پر یہ زور دیا کہ میں اس موضوع پر ایک کتاب لکھوں جس میں زبان کو اتنا آسان بنا دوں کہ وہاں کے ثانوی مدارس کے اونچے درجوں کے طلباء بھی سمجھ سکیں۔ میں نے چونکہ کئی سال تک ثانوی مدارس میں انگریزی زبان پڑھائی ہے۔ اس لیے زبان کا معیار مقرر کرنا مشکل نہ تھا۔ چنانچہ ۱۹۸۲ء کے شروع میں میں نے یہ سلسلہ شروع کیا اور اللہ کے فضل سے ایک سال کی محنت کے بعد کتاب مکمل کر لی۔ ۱۹۸۳ء کے اکتوبر میں میں مستقل طور پر پاکستان چلا آیا۔ کتاب کے مسودہ کی نقول مختلف اداروں کو بھیجیں لیکن کسی نے اسے طبع کرنے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ میں نے یہ کتاب کسی دنیوی فائدے کے لیے نہیں لکھی ہے۔ مجھے اس کا اجر صرف اللہ سے حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ کوئی بھی ادارہ اسے طبع کرا دے اور مغربی افریقہ کے ممالک میں تقسیم کرا دے۔ اللہ اس کو بھی ثواب دے گا۔

اس کتاب سے نہ صرف نائیجیریا کے مسلمانوں کو قادیانیت کے فریب سے آگاہی ہوگی بلکہ مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک کے مسلمان بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ گھانا، ڈھوی

باقی صفحہ ۳۰ پر

قادیانیوں کا متضاد مسلک

مسلمانوں کا جنازہ پڑھنے سے انکار
مگر مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کی تدفین پر اصرار

م ب ۔ سابق قادیانی

قادیانی مسلمانوں کو ایسا شدید درجہ کا سخت کافر سمجھتے ہیں کہ عام ناواقف مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اس کا کسی قدر اندازہ قادیانی سربراہوں کے مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں احکامات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی قادیانی کسی غیر احمدی (مسلمان) کے پیچھے نماز پڑھے یا پھر اپنی بیٹی کسی مسلمان سے بیاہ دے تو اس قادیانی کا جنازہ بھی نہیں پڑھتے۔ انتہا یہ کہ لاہوری گروپ کے قادیانیوں کا جنازہ بھی نہیں پڑھتے، چنانچہ قادیانی پیشوا مرزا محمود لکھتا ہے

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کے پیچھے نماز پڑھتے رہیں، ان کا جنازہ جائز نہیں کیونکہ میرے نزدیک وہ احمدی نہیں رہیں۔ اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دے دیں، اور اپنے اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں، ان کا جنازہ بھی جائز نہیں، غیر مبایعین (لاہوری جماعت) کے گروہ میں ایسے لوگ بھی ہیں، جو کہتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کو کسی قسم کی بھی نبوت حاصل نہیں تھی، اور وہ نبوت کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ کو غلطی پر محمول کرتے ہیں، ایسے لوگ بھی احمدی نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کا بھی جنازہ جائز نہیں"۔ (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء)

دوسرے لفظوں میں مسلمانوں کا کفر اس درجہ شدید ہے، کہ جو قادیانی ان کے قریب سے بھی گزر گیا، وہ بھی کفر میں ایسا لتھڑ گیا کہ اس کا اپنا جنازہ بھی ناجائز ہو گیا۔

قادیانی گروہ کے فرنٹ ٹاپ مہرے عام طور پر اب یہ کہنے لگ گئے ہیں، کہ مرزا محمود کے زمانے میں مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا گیا پہلے ایسا نہیں تھا، خاص طور پر لاہوری تو کھلم کھلا کہتے ہیں، کہ مرزا غلام احمد نے مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا، یہ بعد میں مرزا غلام احمد کی گدی نشین اولاد کی اختراع ہے۔ لیکن یہ باتیں محض سادہ لوح اور ناواقف مسلمانوں کو اصل صورت حال سے بہکانے کے لئے ہیں، جاننا چاہئے، کہ مرزا غلام احمد کا موقف بھی یہی تھا کہ جو مسلمان ان کی بیعت نہ کرے، وہ پکا کافر ہے، اس لئے اس کا جنازہ قطعاً نہ پڑھا جائے، اور اس کا شدید تعصب انگیز اور دلوں کو ہلا دینے والا سنگدلانہ مظاہرہ انہوں نے اپنے لخت جگر اپنے مسلمان بیٹے فضل احمد کی وفات پر کیا، اور اپنے بیٹے کا جنازہ صرف اس لئے پڑھنے سے انکار کر دیا کہ مسلمان بیٹے نے باپ کی بیعت نہ کی تھی۔ بیٹا بھی وہ جس نے فرمانبرداری کی مثال قائم کر دی تھی، اور باپ کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی، یہ قصہ یوں ہے، کہ مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں دھمکیوں اور منتوں کے باوجود محترمہ محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہو گئی، لطف کی بات یہ کہ مرزا قادیانی کے رشتہ داروں نے ہی اس رشتہ کی زیادہ مخالفت کی۔ مرزا قادیانی کو اپنے یک طرفہ رومانس کے فیل ہونے کا اور پیشگوئی جھوٹی نکلنے کا بہت قلق تھا اور رشتہ داروں پر غصہ بھی۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق مرزا قادیانی نے اپنے ہی بیٹوں سے کیسے انتقام لیا۔ اس کی تفصیل ان کا لڑکا مرزا بشیر احمد یوں بیان کرتا ہے۔

"حضرت صاحب (مرزا صاحب) نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد (مسلمان بیٹے جنہوں نے باپ کی بیعت نہ کی) دونوں کو الگ الگ خط لکھا، کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے۔ اب ان کے ساتھ ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

(قادیانیو! اب تم اپنے "پیغمبر" کے حکم کے برخلاف اپنے مخالف مسلمانوں کے قبرستان میں اپنی قبریں بنوانے پر کیوں مصر ہو۔ اور منع کرنے پر واویلا کیوں کرتے ہو۔ ناقل) لہٰذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کر لو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے۔ تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا۔ اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے، تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا، کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ میں ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ (نتیجۃً عاق کر دیئے گئے۔ ناقل) مگر مرزا فضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے۔ ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ اگر یہ بات ہے، تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا"۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص۲۲)

ایسے فرمانبردار بیٹے کے جنازہ کی تفصیل جو مرزا بشیر احمد نے الفضل مورخہ ۲ مئی ۱۹۴۱ء میں بیان کی ہے۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔

"مرزا فضل احمد صاحب کے جنازے کے ساتھ سید ولایت شاہ صاحب موصوف بھی قادیان میں تھے۔ یہ معلوم نہیں کہ ساتھ گئے تھے یا پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مرزا فضل احمد صاحب کے دفن کرنے اور جنازہ پڑھنے سے قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت کرب

واضطراب کے ساتھ باہر ٹہل رہے تھے (شاید ضمیر ملامت کر رہا ہوگا۔ ناقل) اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو اس کی وفات سے حد درجہ تکلیف ہوئی ہے۔ اسی امر سے جرأت پکڑ کر میں خود حضور کے پاس گیا، اور عرض کیا کہ حضور وہ آپ کا بیٹا تھا بے شک اس نے حضور کو خوش نہیں کیا، لیکن آخر آپ کا لڑکا تھا، آپ معاف فرمائیں، اور اس کا جنازہ پڑھیں (ہو سکتا ہے کہ دوسرے فرزند مرزا سلطان احمد صاحب نے انہیں حضرت کے حضور بھیجا ہو) اس پر حضرت صاحب نے فرمایا، نہیں شاہ صاحب وہ میرا فرمانبردار تھا، اس نے مجھے کبھی ناراض نہیں کیا، لیکن اس نے اپنے اللہ کو راضی نہیں کیا تھا۔ (یعنی وہ قادیانی نہیں بنا تھا ناقل) اس لئے میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا، آپ جائیں اور پڑھیں۔"

مندرجہ بالا اقتباسات سے قارئین پر روشن ہوگیا ہوگا، کہ مرزا غلام احمد کا موقف مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے سلسلہ میں اپنے گدی نشینوں سے کم نہیں، بلکہ زیادہ ہی سخت تھا، کہ اپنے فرمانبردار مسلمان بیٹے کا جنازہ صرف اس لئے نہ پڑھا، کہ وہ ان کی بیعت کرکے قادیانی نہ بنا۔ بعد میں پیشوا کی تقلید میں قادیانی مریدوں نے بھی ایسی مثالیں قائم کیں کہ اپنے مسلمان باپ ماں بہن وغیرہ جیسے اقرباء کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور قادیانی آرگن الفضل نے ان کو اس شاندار کارنامہ پر خراج تحسین پیش کیا۔ بطور نمونہ ایک مثال پیش خدمت ہے۔ (اقتباس از الفضل جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

"تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ایک لڑکا پڑھتا ہے چراغ دین نام۔ حال میں جب وہ اپنے وطن سیالکوٹ گیا تو اس کی والدہ صاحبہ فوت ہوگئیں۔ متوفیہ کو اپنے نوجوان بچے سے بہت محبت تھی، مگر سلسلے میں داخل نہ تھیں۔ اس لئے چراغ دین نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ اپنے اصول اور مذہب دینی میں استوار تسلیم کیا۔ کہ ان کا اپنا اصول اور مذہب مسلمانوں سے علیحدہ ہے (ناقل) پر قائم رہا، شاباش اے تعلیم الاسلام کے غیور فرزند کہ قوم کو (یعنی قادیانیوں کو) اس وقت تجھ سے غیور بچوں کی ضرورت ہے۔" (زندہ باش)

معزز قارئین کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ قادیانی حضرات مسلمانوں کو کس گریڈ کا کافر گردانتے ہیں،

قادیانی حضرات تو ایسے کئی واقعات دیکھ، پڑھ اور سن چکے ہیں، اور خوب جانتے ہیں کہ ان کے نزدیک کسی حالت میں بھی مرزا غلام احمد کی بیعت نہ کرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ جائز نہیں، قادیانیو! جب تم مسلمانوں کو ایسا پکا کافر گردانتے ہو، اور کسی حالت میں بھی ان کا جنازہ پڑھنے کو تیار نہیں تو پھر تمہاری غیرت یہ کیسے گوارا کرلیتی ہے، کہ ان کافروں کے قبرستان میں نہایت بے شرمی اور بے حیائی سے اپنا مردہ دفنانے چلے آتے ہو، ایک طرف تو مسلمانوں اور عیسائیوں کے بچوں کو ایک برابر سمجھتے ہو جیسا کہ تمہارے مذہب کے خلیفہ دوم نے لکھا ہے (بحوالہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

"فرمایا (مرزا محمود نے) جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا، اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔"

جب تم مسلمانوں کے بچوں کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھتے کہ تمہارے نزدیک ان میں اور عیسائی بچوں میں کوئی فرق نہیں تو پھر تم اپنے بچوں کو ان کافروں کے قبرستان میں انتہائی بے غیرتی سے کیوں دفنانے چلے آتے ہو اور کافر بھی ایسے ویسے نہیں بلکہ ایسے پکے کافر کہ تمہارے نزدیک ان کے لئے دعائے مغفرت بھی جائز نہیں، جیسا کہ قادیانی روزنامہ الفضل جلد ۸ نمبر ۵۹ مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۱ء میں لکھا ہے۔

"غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے۔ اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔"

قادیانیو! جب تم مسلمانوں کے بچوں کو عیسائی بچوں سے مثال دیتے ہو، اور انہی کی مانند خیال کرتے ہو، تو اپنے بچوں کو مسلمانوں کے ہی قبرستانوں میں دفنانے پر کیوں اصرار کرتے ہو، کبھی عیسائی کے گورستان میں بھی گاڑ آیا کرو۔

قادیانی پیشوا مرزا محمود احمد ایک اور جگہ کہتا ہے۔ (اقتباس از انوار خلافت صد ۹۳)

"ایک اور سوال یہ رہ جاتا ہے، کہ غیر احمدی (یعنی مسلمان) تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے، تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں، کہ اگر یہ بات درست ہے۔ تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔"

یہاں قادیانی خلیفہ ایک قدم اور آگے بڑھ کر مسلمان بچوں کی مثال عیسائیوں کے علاوہ ہندو بچوں سے دیتے ہیں، میں قادیانی حضرات سے ایک مرتبہ پھر انہی کی فلاح اور خیر خواہی کے طور پر استفسار کرتا ہوں، کہ جب آپ کفر کے معاملے میں مسلمان بچوں کو عیسائیوں اور ہندؤں کے بچوں کے مانند ہی سمجھتے ہیں تو اپنے بچوں کی تدفین کے لئے مسلمانوں کے قبرستانوں میں ہی کیوں دندناتے ہوئے چلے آتے ہو کبھی تو عیسائیوں کے قبرستانوں میں بھی اپنا مردہ گاڑ آیا کرو، اور پھر جب تکفیر مرزا میں آپ کے نزدیک مسلمان، عیسائی اور ہندو برابر ہی ٹھہرے، تو اپنے مردوں کی ارتھی کبھی کبھار ہندؤں کے مرگھٹ میں بھی لے جایا کرو۔ آخر کیا مضائقہ ہے؟

اس تحریر سے کسی کی تحقیر مقصود نہیں۔ بلکہ قادیانی حضرات کو ان حقائق کی طرف متوجہ کرنا ہے جو بالآخر اسلامی قبرستانوں میں قادیانیوں کی تدفین میں رکاوٹ کا باعث بنے ہیں، آپ کی خدمت میں آپ ہی کے

اکابرین کے چند مختصر ارشادات درج کئے گئے ہیں۔ تفصیل آپ خود اپنی کتب میں پڑھ سکتے ہیں۔ نیز "بہشتی مقبروں" کے چندوں پر پلنے والے اپنے ملاؤں سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔ ویسے آپ خود بھی اس بارے میں یعنی اپنے تحت مسلک کے بارے میں اتنا تو جانتے ہی ہوں گے۔ کہ آپ کے مذہب کے بانی نے اپنے مسلمان بیٹے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی اور ان کے ایک شہرۂ آفاق مرید سر ظفر اللہ نے اپنے محسن قائداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ حیرت ہے کہ جن لوگوں کو آپ اس سخت درجہ کا کافر سمجھتے ہیں کہ کسی حال میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھنے کو تیار نہیں کس طرح کمال بے غیرتی سے انکے قبرستانوں میں اپنے مومن مردے پلید کروانے کے لئے دفنانے چلے جاتے ہیں۔ آپ کی خودداری اور مرزا غلام احمد سے سچی عقیدت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ مرتے مر جائیں، مگر اپنے پیشوا کی تکفیر کرنے والوں کے قبرستان میں کبھی اپنا مردہ نہ لے جائیں۔ بلکہ اپنا مرگھٹ کہیں دور بنائیں۔ تاکہ آپ کے قادیانی مردے کو ان کی اسلامی ہوا بھی نہ لگنے پائے مگر افسوس تو اس بات کا ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ اپنے خود ساختہ پیغمبر سے عقیدت کا مظاہرہ کرکے اپنا قبرستان الگ کریں۔ الٹا امت محمدیہ آپ کو تلقین کرتی پھر رہی ہے کہ اپنے پیغمبر کے لئے خودداری کا مظاہرہ کرو۔ اور اپنا مرگھٹ یا شمشان بھومی علیحدہ بناؤ۔

قادیانیو! تم بھی سوچتے تو ہو گے کہ تمہارے اکابر اور خلیفے تمہارے لئے علیحدہ قبرستان کا انتظام کیوں نہیں کرتے۔ اے عقل کے دشمنو! تم سمجھو گے بھی نہیں، تمہارے خلیفے اگر اپنے بے بصیرت مریدوں کے لئے علیحدہ قبرستانوں کا بندوبست کر دیں۔ تو ان کی بہشتی مقبرہ میں پھر کون دفن ہوگا۔ دسواں حصہ آمدنی اور جائداد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دھندا بالکل مندا ہو جائے گا خاندان

باقی صـ ۳۰ پر

ایک مذہبی غدار کی تلاش

ہمارا فرض ہے کہ اُس غدار کو تلاش کرکے اس کے پیروکاروں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچائیں

سنہ ۱۸۵۷

وہ پرآشوب دور تھا جبکہ ہندوستان پر مسلمان حکومت کی جگہ انگریزی حکومت لے رہی تھی۔ اہل اسلام نے انگریزی حکومت کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ اس مقدس جہاد میں بہادر شاہ ظفر سے لے کر ایک عامی مسلمان تک علماء اسلام کی قیادت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اگر مسلمانوں سے ہی غدار کی سرپرستی دکن کے صادق، بنگال کے جعفر، پنجاب کے مرزا غلام مرتضیٰ نہ کرتے تو آج دنیائے اسلام کا نقشہ اور ہی ہوتا۔ چونکہ اقوام ہند میں سے مسلمان ہی سب سے زیادہ انگریز سے برسرپیکار تھا۔ اس لیے بارہ برس بعد جب کہ ہندوستان پر نصرانی حکومت اپنے ظلم و ستم اور بعض نام نہاد مسلمانوں کی امداد کے ذریعہ قبضہ حاصل کر چکی تھی۔

۱۸۶۹ء میں انگریزوں نے ایک کمیشن لندن سے ہندوستان بھیجا، تاکہ وہ انگریز کے متعلق مسلمان کا مزاج معلوم کرے، اور آئندہ کے لیے مسلمان کو رام کرنے کے لیے تجاویز مرتب کرے۔ اس کمیشن نے ایک سال ہندوستان میں رہ کر مسلمانوں کے حالات معلوم کیے۔

۱۸۷۰ء میں وائٹ ہال لندن میں کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں کمیشن مذکور کے نمائندگان کے علاوہ ہندوستان میں متعین مشنری پادری بھی دعوت خاص پر شریک ہوئے۔ جس میں دونوں نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ پیش کی، جو کہ "دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا" کے نام سے شائع کی گئی، جس کا اقتباس ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

رپورٹ سربراہ کمیشن سر ولیم ہنٹر

"مسلمانوں کا مذہباً عقیدہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے۔ اور ان کے لیے غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔ جہاد کے اس تصور سے مسلمانوں میں ایک جوش اور ولولہ ہے۔ اور وہ جہاد کے لیے ہر لحظہ تیار ہیں۔ ان کی کیفیت کسی وقت بھی انہیں حکومت کے خلاف ابھار سکتی ہے۔"

رپورٹ پادری صاحبان

"یہاں کے باشندوں کی ایک بہت بڑی اکثریت پیری مریدی کے رجحانات کی حامل ہے۔ اگر اس وقت ہم کسی ایسے غدار کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں جو ظلی نبوت کا دعویٰ کرنے کو تیار ہو جائے، تو اس کے حلقۂ نبوت میں ہزاروں لوگ جوق در جوق شامل ہو جائیں گے، لیکن مسلمانوں میں سے اس قسم کے دعویٰ کے لیے کسی کو تیار کرنا ہی بنیادی کام ہے۔ یہ مشکل حل ہو جائے تو اس شخص کی نبوت کو حکومت کے زیر سایہ پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم اس سے پہلے برصغیر کی تمام حکومتوں کو غدار تلاش کرنے کی حکمت عملی سے شکست دے چکے ہیں۔ وہ مرحلہ اور تھا۔ اس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غداروں کی تلاش کی گئی تھی۔ لیکن اب جبکہ ہم برصغیر کے چپہ چپہ پر حکمران ہو چکے ہیں اور ہر طرف امن و امان بھی بحال ہو گیا ہے۔ تو ان حالات میں ہمیں کسی ایسی منصوبہ پر عمل کرنا چاہیے، جو یہاں کے باشندوں کے داخلی انتشار کا باعث ہو۔"

(اقتباس از مطبوعہ رپورٹ کانفرنس وائٹ ہال لندن منعقدہ ۱۸۷۰ء "دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا")

قارئین کرام! انگریز دشمن اسلام تھا۔ گلیڈسٹون وزیر اعظم انگلستان نے پارلیمنٹ میں تقریر کی، قرآن کریم ہاتھ میں لے کر کہا کہ جب تک یہ کتاب دنیا میں موجود ہے۔ ہم اطمینان سے حکومت نہیں کر سکتے۔ یہ کہہ کر بدبخت کافر نے کلام الٰہی کو زمین پر دے مارا۔

قرآنی تعلیمات کی بنا پر مسلمان کے لیے جہاد ایک ایسا مقدس فریضہ اور محبوب مشغلہ تھا جس کے طفیل عرب کے

باقی صـ ۲۹ پر

بزم ختم نبوت

ختم نبوت سینٹر لندن کے قیام پر مبارکباد

علیم الدین محمد انور، ملک ممتاز سید، معظم شہزاد کوٹ عبدالملک لاہور

رسالہ ختم نبوت ملا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا قیام لندن میں ہوا، پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ اور تصاویر دیکھیں، جو بہت پسند آئیں۔ اور اس پہ ہم آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں، کہ اللہ آپ کو اس طرح ترقی دیتا رہے۔ (آمین)

ختم نبوت سینٹر لندن کے قیام پر مبارک باد

عبدالماجد مارٹن خان خلیل مانسہرو

آپ کو بلکہ تمام مسلمانان عالم الاسلام کو مبارک کہ آپ لندن میں ختم نبوت سینٹر قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اللہ اس سلسلے میں کوشش کرنے والوں پر رحمت کرے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ ہم ختم نبوت پابندی سے پڑھتے ہیں۔ اور ہمارے گاؤں کی عورتیں بھی ختم نبوت کو شوق سے پڑھتی ہیں۔

رسالہ نے سرگودھا میں انقلاب برپا کر دیا

محمد زاہد دلبر محمدیہ کالونی سرگودھا

بندۂ خدا ایک عرصے سے جریدہ ختم نبوت کا قاری ہے یہ جریدہ ختم نبوت جہاں اپنی شان و شوکت میں تمام ہفتوار رسائل سے بہت خوب صورت ہے۔ وہاں مرزا قادیانیت میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ جو لوگ مرزائیوں کے خلاف ت متاثر نظر آتے ہیں۔ جب ان کو یہ جریدہ ختم نبوت پڑھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ تو وہ آئندہ کے لئے اپنی زبان پر لفظ مرزائی لانے سے بھی گریز کرتا ہے۔ ہمارے شہر میں ماشاء اللہ قادیانیت کے تعاقب میں مولانا حافظ اکرم طوفانی نے نہایت ہی اہم کردار ادا کیا۔ اور سرگودھا شہر میں شیزان بوتل کا مکمل بائیکاٹ ہے۔ جب سرگودھا شہر میں مرزائیوں نے کلمہ مہم شروع کی۔ تو شبان ختم نبوت نے اس کا بھرپور طریقہ سے تعاقب کیا سرگودھا شہر میں تقریباً پورے ملک سے زیادہ مرزائیوں کو جیل کی ہوا کھانی پڑی۔ مگر جب قادیانیوں کی کلمہ مہم ماند پڑنے لگی۔ تو ایسے میں جو پمفلٹ میں روانہ کر رہا ہوں۔ شہر میں گردش کرنے لگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شبان ختم نبوت نے مرزائیت کے کلمہ مہم کا اس طرح خاتمہ کیا۔ کہ جہانگیر جوئیہ ایڈووکیٹ مرزائی جب عدالت میں پیش ہوتا ہے۔ تو انتظامیہ سے کہتا ہے کہ ان شبان والوں کو مجھ سے دور رکھو۔ اس جہانگیر جوئیہ کے خلاف تقریباً پانچ مقدمات درج ہوئے۔ اور اب اس کی درخواست ضمانت ہائیکورٹ نے مسترد کر دی ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جریدہ ختم نبوت کو ترقی عطا فرمائے۔ اور ہر مسلمان کو اس قادیانیت کے مکروہ فریب سے بچائے۔

طبیعت خوش ہو گئی

محمد مشتاق قریشی سکھر

ہفت روزہ ختم نبوت نظر سے گزرا بہت اچھا رسالہ نکالنے پر مبارک باد قبول فرمائیے۔ تقریباً رسالہ کا تمام مواد بڑی سوچ سمجھ اور اچھی کاوش کا نتیجہ ہے پڑھ کر طبیعت خوش ہو گئی۔

رسالہ معلوماتی ہوتا جا رہا ہے۔

حاجی شہزاد گل خٹک، حاجی محمد زادہ شارجہ

میں اور میرا دوست محمد زادہ کافی مدت سے ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی رسالہ ختم نبوت باقاعدہ پابندی سے پڑھتے ہیں۔ ہر پرچہ دوسرے سے دلچسپ اور معلوماتی ہوتا جا رہا ہے۔ آپ جس طرح قادیانیت کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اور جس طرح معلومات فراہم کر کے ملت اسلامیہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں، یہ اچھا شگون ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب کوششوں کو کامیاب فرما کر اور ترقی عطا فرما کر قادیانیت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دے (آمین ثم آمین)

مرزائی کے خط کا جواب خوب تھا

حافظ مقبول حسین ہزاروی، حافظ نذیر محمد، حافظ محمد رمضان
مدرسہ تعلیم القرآن باغبانپورہ لاہور

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں۔ اور میرے ساتھی بھی ذوق و شوق سے پورا رسالہ پڑھتے ہیں۔ ہم اس کی وسیع تر اشاعت کو باعث برکت خیال کرتے ہیں۔ حالیہ پرچوں میں ایک قادیانی کے خط کا جواب جو جناب محمد حنیف ندیم صاحب نے دیا ہے۔ خوب اور از حد قابل مبارکباد ہے۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس سلسلہ کا ایک چھوٹا سا پمفلٹ بنا کر تقسیم کریں۔ ہم مدارس عربیہ کے طالب علم حضرت امیر شریعتؒ کی ذات اقدس کے متعلق بہت کچھ جاننے کے لئے تڑپتے رہتے ہیں۔ افسوس ہم نے اس عظیم راہنما کا زمانہ نہ دیکھا۔ آپ خوش قسمت ہیں جو امیر شریعتؒ کے ساتھ رہے۔ اور ان کا دور دیکھا۔ اس سلسلہ میں نوادرات امیر شریعتؒ جو جناب حفیظ رضا پسروری لکھ رہے ہیں از حد پسند آ رہا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ امیر

شریعتؒ کے ملفوظات کا یہ سلسلہ باقاعدہ رکھا جائے، تاکہ ہم حضرتؒ کی تقاریر سے فیض یاب ہو سکیں۔ علامہ احسان الہٰی ظہیرؒ کی شہادت کے سلسلہ میں آپ کا اندازہ بالکل صحیح ہے حکومت کو قادیانیوں کے خطرناک گروہ کا احتساب کرنا چاہیئے، اس جمعتہ المبارک کے پرچہ میں خان لیاقت علی خان کی شہادت پر جناب ابن نفیس صاحب کا عنوان از حد اہم تھا مگر افسوس کہ یہ مکمل شائع نہ ہوا، اور ہم اس کے باقی حصہ کا شدت سے انتظار کریں گے حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا مضمون گزشتہ شمارہ میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ سب دوستوں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا۔ ہم رسالہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں،

پڑھنے پر مجبور ہو جاتا ہے،

محمد ندیم طاہر رحیم یار خان

اس کا سرورق واقعی ہی دیدہ زیب اور دل موہ لینے والا ہے جو بھی ایک نظر اس پر ڈالتا ہے۔ پڑھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور ہر شخص اس کی تعریف کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ اس رسالہ کی اشاعت پر میں آپ کو اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کو دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتا ہوں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ اور زیادہ حوصلہ عطا فرمائے تاکہ یہ غلامان محمد انگریزوں کے کتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔

بے چینی سے انتظار کرنا پڑتا ہے

محمد علی ناز شبیر کلاتھ کمیٹی بازار بہاول نگر

ہفت روزہ ختم نبوت ایک ایسا منفرد رسالہ ہے۔ جس کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اور روح کو تسکین ملتی ہے۔ اور ملک کے اندر، باہر قادیانی حالات کا پتہ چلتا ہے اس رسالے کا ہمیں بے چینی سے انتظار رہتا ہے جب رسالہ دکان پر پہنچ جاتا ہے۔ تو میں اس رسالے کو دو تین گھنٹے میں پڑھ لیتا ہوں۔ اور آخر میں، ہماری دعا ہے کہ خدا اس رسالے کو چار چاند لگائے۔

قادیانی فیکٹری ناکام ہو گئی

محمد ارشد ٹانک ڈیرہ اسماعیل خان

یہ ایک مفید دینی رسالہ ہے۔ اور یہ مسلمانوں کو پورا پورا دینی فائدہ پہنچانے کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کی نمائندگی کر رہا ہے۔ اور اس کے طفیل قادیانیوں کو بڑی بڑی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس بات سے ہمیں بڑی خوشی اور دلی تسکین پہنچتی ہے جیسا کہ مشروب ساز فیکٹری (شیزان) پورے ملک میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ گویا کہ یہ فیکٹری پاکستان میں قائم نہ ہوئی ہو۔ اگر اسی طرح امت سے ہر مسلمان دلی نفرت کرے۔ اور اس کا مکمل بائیکاٹ کرے تو تھوڑی ہی مدت میں اس فیکٹری کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔ انشاء اللہ۔

بہت ہی اچھا رسالہ ہے

حاجی گل محمد خان بہاول پور

گزارش ہے کہ میں نے آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت پڑھا۔ اور بہت خوش ہوا، ہم مسلمان ہیں آپ کا ختم نبوت ہمارا بہت ہی اچھا ترجمان ہے۔ اور آپ کی کوششوں سے یہ ادارہ چل رہا ہے۔ ہم انشاء اللہ آپ کا ختم نبوت رسالہ پڑھتے رہیں گے۔

ہم نے بائیکاٹ کر دیا۔

محمد رمضان کریانہ سٹور علی پور روڈ ضلع خوشاب

میں آپ کا رسالہ ہر ہفتے بڑی خوشی سے پڑھتا ہوں۔ اور اس رسالے کو پڑھ کر مجھے مرزائیوں کے خلاف بہت سخت نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ ہمارے محلہ میں مرزائی بھی رہتے ہیں۔ ان کے ہمارے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ لیکن رسالے کو پڑھتے ہی ان کے ساتھ بولنا منع کر دیا ہے۔ اور خود بھی نہیں بولتے۔ پہلے تو وہ ہماری دکان کریانہ سٹور پر آتے تھے۔ لیکن ہم نے منع کر دیا۔ اور ان کے ساتھ دوستی کے بجائے اب دشمنی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے نبی حضرت محمدؐ کے دشمن ہیں۔

میرا پیغام ختم نبوت قارئین کے نام

حفیظ الرحمٰن ہری پور

میں آپ مسلمانوں کو مبارک دیتا ہوں۔ جو ختم نبوت کے پڑھنے والے ہیں۔ اور آپ مسلمان جن کا ختم نبوت سے والہانہ لگاؤ ہے۔ یہ آپ کو حضور سرور کونینؐ کی شفاعت کا مستحق بنائے گا۔ مسلمانو! اس وقت ایمان کی کسوٹی ختم نبوت کا کام ہے۔ جتنا کوئی زیادہ آقا و نامدارؐ کا عاشق ہوگا، اتنا ہی اس کے دل میں مرزائیوں کی نفرت ہوگی، جس طرح حضور اقدسؐ سے محبت ایمان کی علامت اسی طرح مرزائیوں سے نفرت بھی ایمان کی علامت ہے۔ لہٰذا میری تمام مسلمانوں سے اپیل ہے۔ کہ ختم نبوت کے کام میں حصہ ڈالنے کے لئے صرف ایک فیصد اپنی آمدن ختم نبوت کے کام کے لئے بھیجتے رہیں، انشاء اللہ کل قیامت کے میدان میں ایک ایک کا لاکھوں گنا پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جانوں اور مالوں کو اپنے حبیب پاکؐ کی عزت و ناموس کے قبول فرمائے آمین

بلوچستان ختم نبوۃ سنٹر کی کارکردگی

قاری محمد یوسف، انسپکٹر جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ، کراچی

میں ایک اہم دینی مشن پر گزشتہ دنوں بلوچستان کے دورہ پر تھا۔ اس دوران کوئٹہ میں آپ کے نمائندہ جناب مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ نیز سیشن جج کی عدالت سے کوئٹہ سے مرزائیوں کی سزا کی بحالی کی خوشی میں جو تقریب بلدیہ ہوٹل کوئٹہ میں منعقد ہوئی۔ احقر کو بھی اس میں شرکت کا موقع ملا۔ آپ کے کوئٹہ سینٹر کی کارکردگی دیکھ کر خط لکھنے پر مجبور ہوا۔ کراچی میں رہتے ہوتے کبھی کراچی سینٹر جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن اب تو جی کرتا ہے کہ ایک حقیر خادم کی حیثیت سے تحفظ ختم نبوت کے لیے آپ کا ہم سفر ہو جاؤں۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کریں

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

حُسنِ سلوک

محمد ریاض — مانسہرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصارؓ کی اس نیکی کا آپ اکثر تذکرہ فرماتے اور انہیں اپنا دست و بازو سمجھتے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ دیکھو انصار تو اپنا حق ادا کرچکے اب ان کا حق باقی ہے۔ شروع شروع میں آپؐ ۶ ماہ تک حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کھانا بھجواتے تھے فرماتے تھے جس شخص کو کوئی چیز دی جائے تو اس کو اپنی حیثیت کے مطابق اس بھلائی کا بدلہ دینا چاہیئے۔ اگر بدلہ نہ دے سکے تو اپنے محسن کی بھلائی کا اقرار کرے اور اس کی تعریف کرے اس طرح شکریہ کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلائی یہ نہیں ہے کہ اس کے ساتھ بھلائی کرو جو تم پر احسان کرے بلکہ بھلائی یہ ہے کہ جو احسان نہ کرے اس پر بھی احسان کیا جائے۔ ہمارے لیے اللہ کا یہ ہی حکم ہے۔ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔

ترجمہ:۔ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

وہ بالکل جھوٹا تھا

عطا الرحمٰن — دونائی نیو کوئٹہ

عقل نہیں مانتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو لوگ نبی کیسے بناتے ہیں۔ کاش لوگ کچھ سوچتے تو مرزا پر تھوکتے، کسی نبی نے جائیداد کے مقدمے نہیں لڑے، مرزا اپنی جائیداد کے مقدمے بھی لڑتا رہا۔ عدالتوں کے کٹہرے میں کھڑے رہ کر بیانات دیتا رہا، مرزا بالکل جھوٹا تھا اس کا ایک ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

عورت نبی نہیں بن سکتی	مرزا کہتا ہے میں مریم ہوں
نبی شاعر نہیں ہوتا	مرزا شاعر بھی تھا اس کے شعروں کا مجموعہ درثمین کے نام سے چھپا۔
کوئی نبی مصنف نہیں	مرزا قریباً اسی کتابوں کا مصنف تھا۔
نبی کامل عقل اور کامل حافظے کا مالک ہوتا ہے۔	مرزا کے پاس نہ عقل نہ حافظہ
نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔	مرزا کے کئی استاد تھے۔
نبی ملازم یا نوکر نہیں ہوتا۔	مرزا نے انگریز کی نوکری کی تھی۔
نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔	مرزا لاہور میں مرا اور قادیان میں دبایا گیا۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے آپؐ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔	جبکہ مرزا نے دعویٰ کیا کہ میں نبی ہوں۔

اقوالِ زریں

علی نواز چھٹہ — ملنڈو آدم

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔
- علم کی طلب میں نکلنے والا دراصل اللہ کے راستے میں نکلنے والا ہے۔
- علم کی طلب میں کہیں جانا عبادت ہے۔
- علم کا پڑھنا صدقہ ہے۔
- علم کو لوگوں تک پہنچانا قرب خداوندی کا ذریعہ ہے

گذارش

نونہالان ختم نبوت سے گذارش ہے کہ اپنے مراسلات و مضامین بڑے سائز کے کاغذ پر ایک طرف حاشیہ چھوڑ کر خوشخط تحریر کریں۔

سہیل باوا

قادیانی بیج لگائیں تو یہ توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے مرزا قادیانی کی کتب کے اقتباسات پیش کئے

وکیل کی درخواست مسترد

—— نوائے وقت کراچی ۱۲ جولائی ——

لاہور (نامہ نگار) لاہور ہائیکورٹ کے جج جسٹس محمد رفیق تارڑ نے سرگودہا کے ایک قادیانی وکیل ملک جہانگیر جوئیہ کی درخواست ضمانت واپس لینے کی بنیاد پر مسترد کر دی۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے اس موقف سے اتفاق کا اظہار کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب خود کاشتہ پودہ ہے۔ جو برطانوی سامراج کا پیدا کردہ تھا۔ اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار غلام قادیانی کے لیے "محمد رسول اللہ" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ وہ نبی آخر الزماں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ درخواست گزار کے اور متعدد دیگر افراد کے خلاف اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ لگانے کے جرم میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ کے تحت مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ دیگر افراد کو ایڈیشنل سیشن جج گوجرانوالہ نے ضمانت پر رہا کر دیا تھا۔ جب کہ درخواست گزار کے توہین آمیز رویہ کے باعث اس کی ضمانت مسترد کر دی گئی تھی چنانچہ اس نے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست ضمانت دائر کی۔ سماعت کے دوران ڈپٹی اٹارنی جنرل سید ریاض الحسن گیلانی نے یہ موقف اختیار کیا کہ دفعہ ۲۹۵ کے تحت متذکرہ جرم میں موت کسی ملزم کو موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غلام احمد قادیانی خود کو محمد رسول اللہ (نعوذ باللہ) ہی کہلاتے تھے اسی لیے اس کے پیروکار جب کلمہ طیبہ لگاتے ہیں تو اس میں محمد رسول اللہ سے ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے فاضل عدالت کے روبرو مرزا قادیانی کے بیٹے کی کتاب "کلمۃ الفصل" پیش کی جس کی تحریر یہ ہے کہ "پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں آئے اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہے ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی"۔ فاضل عدالت کے روبرو جب متذکرہ تحریر کے بارے میں درخواست گزار کے وکیل شیخ مجیب الرحمان سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے اس کی وضاحت سے انکار کیا اور درخواست ضمانت واپس لینے کی استدعا کی جس پر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب خلیل رمدے نے یہ موقف اختیار کیا کہ درخواست ضمانت میں درج کیے گئے الفاظ توہین عدالت کے مترادف ہیں اس لیے انہیں درخواست پر اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ فاضل عدالت نے مزید سماعت ملتوی کر دی اور آئندہ تاریخ سماعت پر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے فاضل عدالت کے روبرو غلام احمد قادیانی کی کتب بشمول "ایک غلطی کا ازالہ" "آئینہ کمالات" اور "تبلیغ رسالت" کے نمونے پیش کیے اور کہا کہ غلام احمد قادیانی نے محمد رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس دعویٰ کے سلسلہ میں انتہائی غلط زبان استعمال کی ہے جب کہ یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی انگریزی پیداوار تھا۔ فاضل عدالت نے فریقین کے موقف کی سماعت کے بعد درخواست ضمانت واپس لینے کی بنا پر مسترد کر دی۔

قادیانیوں کی گردن میں لعنت کا طوق

ٹھکر (نامہ نگار ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے نوجوان رضا کار محمد اشرف آفریدی نے ٹوکوٹ کے مسلمانوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے وہ اسی طرح مرزائیت کا بائیکاٹ کریں۔ جیسے ٹوکوٹ کے مسلمانوں نے عظیم کردار ادا کیا۔ مرزائیوں کو چاہیے کہ وہ عبرت حاصل کریں۔ پاکستان ہی بلکہ دنیا بھر میں مرزائیوں کا بائیکاٹ کیا جائے گا جس طرح انہوں نے مسلمانوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ ان کے مردوں کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہو سکتے ہیں۔ ... سے پہلے اور نہ مرنے کے بعد چین۔ قادیانیوں کی گردن میں لعنت کا طوق اللہ تعالیٰ نے ڈال دیا ہے۔ جو اسلام قبول کر اور مرزا شیطان پر لعنت بھیجے اس کے گلے سے یہ طوق اتر سکتا ہے۔

شاہ تاج شوگر ملز کے مرزائیوں کی شرارت

منڈی بہاؤالدین، ملک ریاض احمد، ملک افضال احمد، ملک محمد یامین قادری، الحاج جاوید اقبال چغتائی، ملک مظہر محمود اور شیخ غلام مرتضیٰ نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ شاہ تاج شوگر ملز میں مرزائی اپنی باطل تبلیغ کھلم کھلا کر رہے ہیں جبکہ یہاں کی انتظامیہ ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ شوگر ملز کے مرزائیوں نے اپنے مکانوں کے باہر کلمہ طیبہ کے بورڈ لگا رکھے ہیں یہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ فوراً کلمہ طیبہ کی حفاظت کے لیے کاروائی کرے بصورت دیگر منڈی بہاؤالدین کے غیور مسلمان کلمہ طیبہ کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ اس صورت میں حالات کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

بم مارنے اور قرآن جلانے والے قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے

کندھ کوٹ، جمعیت طلبا اسلام کندھ کوٹ کا اجلاس زیر صدارت کنوینر نیاز محمد لاشاری منعقد ہوا اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قرآن پاک کو جلانے اور بم پھینکنے۔ ہنگامے کرنے والے قادیانیوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ بصورت دیگر جمعیت طلبہ سخت احتجاج کرے گی۔ دریں اثنا کندھ کوٹ میں شیزان کے خلاف جلوس نکالا گیا۔ مقررین نے کہا کہ شیزان والے باز آجائیں ورنہ ہم کندھ کوٹ میں اس کا بندوبست کریں گے۔

قادیانی بم کے دھماکوں کے ذمہ دار ہیں: مولانا محمد عمر فاروقی

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) مانسہرہ شنگرام کے علاقے دارالعلوم محمدیہ آلائی بٹگرام میں ایک عظیم الشان جلسہ ختم نبوۃ منعقد ہوا جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کے سرپرست مولانا محمد عمر فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی غنڈوں نے ملک میں علماء کے قتل کے منصوبے تیار کیے ہیں اور وہ بموں کے دھماکوں اور جرائم میں ملوث

ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے خلاف صف بستہ ہو کر ان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ دریں اثنا علاقے کے علماء نے بھی تقریریں کیں اور ختم نبوت کے مسئلے پر روشنی ڈالی شیخ القرآن مولانا شہزادہ اور مولانا شرافت اللہ نے تقریر کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں تمدی کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ جناب مولانا فاروقی اور مولانا شہزادہ نے قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے والے جاگیرداروں کو خبردار کیا کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ ختم نبوت کے فدائی ان کا محاسبہ کرنے کے لیے میدان عمل میں کود پڑیں گے۔

جھوٹے مہدی کے گلے میں جوتوں کا ہار

رپورٹ: مولانا جمال اللہ

پنوں عاقل

پنوعاقل (نمائندہ ختم نبوت) ۲ جولائی بروز جمعرات پنوعاقل ضلع سکھر کے گاؤں باچی شریف کے قریب نصیر انڈھڑ نامی ایک شخص نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور اپنے نام ایک سٹیپ بھی چھپوا کر اور اس پر اپنے دستخط کر کے لوگوں کو دے رہا تھا۔ جب وہاں کے علماء کرام کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو وہ اس کے گھر گئے اور اس کو ایک پولیس ہیڈ کانسٹیبل کی مدد سے پنوعاقل تھانے میں پہنچے۔ جب تھانیدار نے علماء کرام اور عوام کا غصہ دیکھا تو علماء کرام کو کہا کہ آپ جو فتویٰ دیں۔ اس پر میں عمل کرنے کے لیے تیار ہوں مگر جب یہ فتویٰ دیا گیا کہ ان کو گدھے پر بٹھا کر اور گلے میں جوتوں کا ہار پہنا کر سارے شہر میں چکر لگواتے جائیں تو تھانیدار صاحب نے اس پر نرمی کرنے کی اپیل کی مگر علماء کرام اور عوام نے ایک نہ مانی آخر کار اس جھوٹے مہدی کو منہ کالا کر کے گدھے کی پیٹھ پر بٹھا کر منہ گدھے کی پچھلی طرف کر کے گلے میں جوتوں کا ہار پہنا دیا گیا۔ اور ایک گتے پر جلی حروف میں لکھ کر گلے میں ڈال دیا گیا " کہ جھوٹے مہدی انڈھڑ پر لعنت " بعد ازاں اس کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کو صدمہ

شجاع آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے چچا زاد بھائی صوفی محمد رمضان گذشتہ دنوں رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف پابند صوم و صلوٰۃ بزرگان دین علماء اہلسنت والجماعت دیوبند کے عاشق صادق اور متقی انسان تھے۔ ایک عرصہ سے گردہ کے مریض چلے آ رہے تھے۔ ۷ ا، جون کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ بچے اور چار بچیاں سوگوار چھوڑیں۔ مرحوم خطیب پاکستان مولانا عبد الشکور دین پوری کے رفیق سفر اور نعت خواں محمد اسحاق شجاع آبادی کے والد محترم تھے۔ تمام قارئین سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

دفتر ختم نبوت یوتھ فورس کی تبدیلی

خانپور، ختم نبوت یوتھ فورس خان پور کا دفتر مغل ہاؤس نہر کنارہ خانپور سے غلہ منڈی خان پور میں منتقل ہو چکا ہے۔ دفتر روزانہ عصر تا مغرب کھلا رہتا ہے۔ جس میں نوجوانوں کے لیے ختم نبوت لائبریری قائم کی گئی ہے۔ دار المطالعہ کا وقت بھی عصر سے مغرب تک ہے۔

قادیانیوں کو عبادتگاہ تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی جائے

بھاونگر (نمائندہ خصوصی) جناب حفیظ شاکر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں او ر ایک نواحی بستی میں قادیانی اپنی عبادت گاہ تعمیر کر رہے ہیں۔ جو غیر قانونی ہے۔ جناب صوفی حفیظ شاکر نے کہا کہ یہ تعمیر تعزیرات ۲۹۸۔ سی پی کی توہین اور خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا انہیں تعمیر کو فوری رکوایا جائے ورنہ حالات کی خرابی کی ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر ہوگی۔

ایک قادیانی کی شرارت پر ننکانہ مجلس کا احتجاج

ننکانہ صاحب (رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا اجلاس زیر صدارت محمد متین خالد صدر مجلس ہذا منعقد ہوا۔ اجلاس میں مرزائیوں کی شرانگیزیوں پر تشویش اظہار تشویش کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد متین خالد صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن قادیانی نے اپنے کلینک پر حاجی کا لفظ اپنے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ جس سے مسلمانوں میں تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ صدارتی آرڈیننس کے مطابق کوئی قادیانی ایسے اسلامی لفظ کی اصطلاح استعمال نہیں کر سکتا جس سے مسلمانوں کی دلآزاری ہوتی ہو۔ مقامی انتظامیہ کو اس سلسلہ میں کارروائی کے لیے درخواست دیئے ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن مقامی پولیس کے انچارج اس سلسلہ میں کارروائی کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر ۱۲ ربیع الاول تک عبد الرحمٰن قادیانی کے کلینک کے بورڈ سے حاجی کا لفظ نہ مٹایا گیا تو مجاہدین ختم نبوت ننکانہ اسے خود مٹا دیں گے۔ اور حالات کی ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر ہوگی۔

مرزائی مجرموں کے خلاف مقدمہ کی سماعت

ننکانہ صاحب (نمائندہ ختم نبوت) ننکانہ صاحب کے صدر محمد متین خالد کی درخواست پر تین قادیانی مرتدوں کو اپنی عبادت گاہ اور گھروں پر کلمہ طیبہ لکھنے پر مقامی پولیس نے مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا تھا اب وہ ضمانت پر رہا ہیں مجسٹریٹ چوہدری غلام علی نے ان تینوں مجرموں کے سمن جاری کر دیئے ہیں اور مقدمہ کی سماعت شروع کر دی ہے۔

ننکانہ صاحب میں قیصران کا بائیکاٹ

ننکانہ صاحب (رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کی اپیل پر ننکانہ صاحب میں قیصران کا مکمل طور پر

بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ تمام شہر میں اسٹیکروں اور چاکنگ کے ذریعے لکھا ہوا ہے کہ شیزان مرزائیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ ربوہ جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کی مصنوعات خرید کر کم از کم ۲۰ پیسے فی بوتل ربوہ فنڈ میں جمع کرا کر اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و دین اسلام و قرآن اور پاکستان کی مخالفت کے مجرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اس کی تمام تر مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی نے مجاہدین ختم نبوت پر زور دیا۔ کہ وہ اپنی اس مہم کو تیز تر کر دیں۔ اور اس کا دائرہ قریبی دیہات تک بڑھا دیں۔

قادیانی سیشن جج مظفر گڑھ کی مسلم دشمنی و قادیانیت نوازی

(ایڈیٹر کی ڈاک)

جناب عالی!

گذارش یہ ہے کہ شہر علی پور میں ایک مسلمان افسر احسان احمد ایکسائز انسپکٹر کو محمد انور "مرزائی" نے دن دہاڑے بھرے بازار میں قتل کر دیا۔ جس کا مقامی پولیس نے فوری چالان بنا کر عدالت سیشن کورٹ کے سپرد کر دیا۔ ہمارے ضلع مظفر گڑھ کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج شیخ سعید احمد ہیں جو مرزائی ہیں اور ان کا تعلق ڈاکٹر ولی مرزائی فیصل آباد اور مقامی مرزائیوں کے ساتھ گہرا ہے۔ ڈاکٹر ولی اور دیگر مرزائیوں کو شیخ سعید کے گھر آتے جاتے عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ نیز شیخ سعید احمد مظفر گڑھ اور جب کبھی علی پور آتے ہیں مرزائیوں کے معبد خانہ میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور سر عام ایسا کرتے ہیں۔ دریں وجہ متذکرہ بالا کیس میں جانبداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پہلے تو خود سماعت کرنے کی کوشش۔ جب مقتول کے وارثان اور گواہان مقدمہ نے درخواست عدم اعتماد گذاری تو انہوں نے پسند کے جج شیخ اکرام کے پاس کیس بھیج دیا جو عدلیہ کے بدنام جج ہیں۔ مستغیث اور گواہان نے وہاں بھی عدم اعتماد کی درخواست گذاری تو اس نے کیس پھر شیخ سعید احمد کے پاس بھیج دیا۔ لیکن شیخ سعید احمد نے نئے حکم کے تحت دوبارہ کیس شیخ اکرام کے سپرد کیا اور سختی سے فوری سماعت کا حکم صادر کیا۔ حالانکہ مظفر گڑھ میں تین ایڈیشنل سیشن جج صاحبان موجود ہیں۔ استدعا ہے کہ شیخ سعید احمد ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ایک مرزائی کو بچانے کی خاطر سارے حربے استعمال کر رہا ہے۔ جبکہ مقتول کے لواحقین اور گواہان مقدمہ اور علی پور کے شہریوں میں بے چینی پائی جاتی ہے اور ایک مسلمان کا خون ناحق رائیگاں جاتا نظر آ رہا ہے۔ عدلیہ اور خصوصاً مظفر گڑھ میں ایک مرزائی جج کے ہونے سے قاتل اور اسکے ساتھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس معاملے کو فوری نوعیت کا سمجھتے ہوئے اور اولیت دیتے ہوئے فوری طور پر شیخ سعید احمد اور اس کے منظور نظر جج سے سماعت رکوانے اور انکا عدلیہ سے اخراج کی بابت کاروائی فرمائی جائے۔ اگر فوری اثر و رسوخ اور کاروائی نہ فرمائی گئی تو حسب منشا شیخ سعید احمد جج کیس کی سماعت مکمل کر لی جائے گی جو دینی اور قانونی نقصان ہے۔ مستغیث کے وارثان، مستغیث، گواہان مقدمہ، مقامی تنظیم ختم نبوت اور اہالیان شہر علی پور خصوصی طور پر احسان مند ہوں گے ہم مزید استدعا کرتے ہیں کہ قاتل جو کہ مرزائی ہے جلد ہی کیفر کردار کو پہنچے اور جہنم داخل ہو۔ عین نوازش ہو گی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل علی پور گواہان مقدمہ متذکرہ بالا

جناب حاجی محمد اسحاق احمد صاحب موضع دوست واصلی۔ جناب قاری بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد عثمانیہ جتوئی۔ مولانا عبدالشکور صاحب عربی ٹیچر مسلم ہائی اسکول علی پور۔ مولانا نور محمد صاحب خطیب جامع مسجد فاروقیہ جتوئی۔ مولانا عبدالرحیم صاحب خطیب جامع مسجد نظامیہ تھیم والا۔ غلام محمد خطیب جامع مسجد جوکی۔ مولانا عبدالجبار صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم علی پور۔ حافظ عطاء اللہ صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن بستی کھنگ۔ مولانا محمد بلال صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم القرآن والد ویٹ گھلواں روڈ علی پور۔ مولانا عبدالستار صاحب ندوی سرپرست جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ خطیب و امام مسجد محمدیہ مظفر گڑھ۔ مولانا منظور احمد صاحب خطیب جامع مسجد بستی کھیری غیر لود۔ حافظ الٰہی بخش صاحب امام مسجد بستی چاچڑاں موضع سباگے والا۔ حافظ غلام یٰسین صاحب خطیب جامع مسجد اقصیٰ دارالعلوم صدیقیہ فریدیہ پل یٰسین آباد موضع دیدار۔ جناب جام خدا بخش صاحب جتوئی۔ مولانا عبدالمالک صاحب خطیب جامع جنگل والا۔ مولانا خلیل احمد خطیب جامع مسجد عثمانیہ مولانا اللہ بچایا مدرسہ جامعہ رشیدیہ چوک گرڈ جتوئی۔ مولانا عبدالکریم صاحب جامع مسجد جلال فتح پور روڈ علی پور۔ مولانا محمد عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد محمدی عثمان گیٹ علی پور۔ مولانا غلام محمد صاحب خطیب جامع مسجد مکی علی پور۔ مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب جامع مسجد توحید آباد نواں ڈیرہ۔ منظور الحق خطیب جامع مسجد پل ۲۰۔ عطاء محمد امام جامع مسجد مظفر گڑھ شہر۔ حافظ غلام قادر صاحب

چھنی ریحانہ میں مرزائیوں کا مناظرہ سے فرار

ضلع سرگودھا اور جھنگ کے سرحدی گاؤں چھنی ریحانہ کے دو حصے ہیں۔ اور دونوں حصوں میں ریحان برادری آباد ہے ایک چھوٹی چھنی جو تاجر ریحانہ کے نام سے معروف ہے۔ اور دوسری بڑی چھنی۔ بڑی چھنی میں دو تین گھر مرزائیوں کے بھی ہیں۔ جو غالباً ریحان برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی مرزائیوں سے شادی بیاہ، خوشی غمی، اور حقہ پانی تک مشترک ہے۔ حتیٰ کہ یہاں تک معلوم ہوا کہ مرزائی مسلمانوں کی مسجد میں آ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ چھنی تاجر ریحانہ کے بشیر احمد ریحان، محمد خان سیکرٹری ماسٹر محبوب الٰہی اور دیگر احباب نے قریب کے گاؤں کی برادری کو غیرت دلائی کہ جب مرزائی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اہل بیت، صحابہ کرام، اسلاف امت اور جمیع مسلمانوں کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے تعلقات نہیں رکھنے چاہییں۔ مرزائیوں نے مناظرہ

کا چیلنج دے دیا۔ تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، مولانا محمد طفیل، شہید وہاں پہنچے۔ مرزائیوں نے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے گاؤں سے بھاگ جانے میں ہی عافیت و سلامتی محسوس کی۔ مبلغین حضرت نے عشاء اور صبح کی نمازوں کے بعد اپنے خطابات میں مرزائیوں کے کفریہ عقائد اور جھوٹے مزاعم کا پردہ چاک کیا اور واپس ربوہ تشریف لائے۔ اور وہاں سے اپنے اپنے تبلیغی پروگراموں پر روانہ ہوگئے۔ بعدازاں دوبارہ بستی کے احباب تشریف لائے اور وقت دینے کا اصرار کیا۔ تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا ۲ جمعہ کا پروگرام دے دیا۔ موصوف نے چھوٹے گاؤں میں پڑھایا اور عشاء کے بعد بڑے گاؤں میں خطاب کیا۔

بڑے گاؤں میں قیام پاکستان کے بعد ختم نبوت کے موضوع پر پہلا پروگرام تھا۔ جو بہت ہی کامیاب رہا۔ مولانا نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے حوالہ جات پیش کرکے مسلمانوں کی حمیت کو جھنجھوڑا اور مرزائیوں سے اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔

ربوہ کی ڈائری

ذبیح • شجاع آبادی

گذشتہ ماہ ایک فلائنگ کوچ سرگودھا سے فیصل آباد جارہی تھی کہ ساڑھے سات بجے کے قریب صدیق آباد مسلم کالونی اڈا سے جب گذری تو پہاڑی میں سرنگ لگی ہوئی تھی۔ اچانک بارود پھٹا تو ایک بڑا پتھر پہاڑی سے قریبی روڈ کو کراس کرتے ہوئے فلائنگ کوچ میں آکر لگا۔ اور دو آدمی موقع پر ہلاک ہوگئے۔ یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ جو دو قیمتی جانوں کے ضیاع کا باعث بنا۔ خداوند قدوس کی قدرت کو ملاحظہ فرمائیں کہ پہاڑی سے پتھر گرتا ہے تقریباً سو میٹر کے فاصلہ پر تیز رفتار فلائنگ کوچ میں آکر لگتا ہے۔ خیریت کے ساتھ والی سواری بچ جاتی ہے۔ مخالف سمت دو سواریاں ہلاک ہوجاتی ہیں۔ تو پنجاب پولیس کی قسمت کھل جاتی ہے۔ ربوہ کی پہاڑیوں میں روڑی کوٹنے والے مزدوروں کو پولیس بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک کر چوکی پر لے گئی۔ اور انہیں ہراساں کیا گیا چوکی انچارج ملک عباس نے مزدوروں سے رقم بٹورنے کی بھرپور کوشش کی۔ خداوند قدوس خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ ان کی تگ و دو اور منت سماجت سے تقریباً ۶۰ مسلمان مزدوروں کو پولیس کی لوٹ کھسوٹ سے نجات ملی۔

چار مسلمان مزدوروں کے خلاف نامزد پرچہ چاک کیا گیا جنہیں سے دو کا تعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ہے۔ چوہدری محمد شفیع اور چوہدری محمد الیاس گجر کو مرزائی ٹھیکیدار خواجہ محمد اقبال، بشیر احمد کی جگہ پر پھنسایا گیا۔ حالانکہ چوہدری محمد شفیع کا اس پہاڑی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب کہ چوہدری محمد الیاس گجر کا تعلق اگرچہ اس پہاڑی سے ہے لیکن وہ اکیلے ہی اس میں مجرم نہیں، بلکہ ٹھیکیدار، تحی بارود کا ڈپو اور محکمہ معدنیات کے ڈپٹی ڈائریکٹر بھی برابر کے مجرم ہیں۔

ربوہ میں گشت کرنے والی خبروں کے مطابق "مظفر اینڈ کمپنی سرگودھا" جو اس پہاڑی کے شیئر ہولڈر ہیں انہوں نے زرکثیر سے انسپکٹر تھانہ ربوہ کی تواضع کی۔ اور پرچہ میں ان کا نام تک ذکر نہ کیا گیا۔ تحی بارود کے ڈپو کو کئی دن تک تھانہ میں مہمان رکھا گیا۔ انہوں نے کیا ہدیہ پیش کیا یہ تاحنوز سربستہ راز ہی ہے۔ پہاڑی پر کام کرنے والے کئی ایک جمعداروں سے ہزاروں روپے بٹورے گئے۔

جمعۃ المبارک کے اجتماع میں محمدیہ مسجد ربوہ اسٹیشن میں مولانا خدا بخش نے اور مسلم کالونی کی جامع مسجد میں محمد اسماعیل شجاع آبادی نے پولیس کے نفرت انگیز اور شرمناک رویہ پر صدائے احتجاج بلند کیا اور محکمہ انسداد رشوت ستانی کے چیئرمین ریٹائرڈ جنرل عبدالمجید ملک اور وزیر اعلیٰ پنجاب آئی جی پنجاب پولیس سے مطالبہ کیا کہ مذکورہ بالا انسپکٹر تھانہ ربوہ، انچارج چوکی ربوہ کے خلاف فوری ایکشن لیا جائے اور انہیں معطل کرکے کاروائی کی جائے۔

کراچی کے حادثے پر اظہار غم

(کراچی) پچھلے دنوں کراچی میں صدر کا علاقہ تباہ کن بموں کے پھٹنے سے لرز اٹھا۔ آن واحد میں ہنستا مسکراتا شہر قیامت صغریٰ کا منظر پیش کرنے لگا۔ اس حادثے میں ۱۰۰ کے قریب افراد موت کی آغوش میں چلے گئے اور سینکڑوں زخمی ہوگئے۔ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں مولانا منظور احمد الحسینی کی صدارت میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں اس حادثہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ شہداء کیلئے ایصال ثواب ہوا اور لواحقین کو صبر کی تلقین کی گئی۔

تصحیح

شمارہ نمبر ۷ صفحہ ۲۸ کالم ۲ میں سطر نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ کو اس طرح پڑھا جائے۔ لاہور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا احسان احمد دانش کے ایک اعلان کے مطابق شاہین ختم نبوت فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ہر ماہ کی آخری سوموار کو بعد از نماز مغرب ختم نبوت دفتر میں درس دیں گے۔

(ادارہ)

بقیہ: مذہبی غدار

بادیہ نشینوں نے قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے۔ ایسی سازش کی گئی کہ مسلمانوں میں کوئی غدار تلاش کرکے دعویٰ نبوت کرایا جائے اور وہ جہاد کو حرام اور انگریزی حکومت کی تابعداری کو فرض عین قرار دے۔

قارئین کرام کا فرض ہے کہ وہ تلاش کریں کہ وہ شخص کون ہے، جس نے ظلی نبوت کا دعویٰ کیا اور جہاد کو حرام قرار دیا۔ انگریزی حکومت کی اطاعت کو فرض گردانتے میں ساری عمر گذار دی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

بقیہ: متضاد مسلک

نبوت رائل فیملی کی ملک در ملک سیریں، جاگیداریں اور بیا شیوں کے دھندے بند ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ اپنی رنگ رلیاں نذرانے اور عیش چھوڑ کر تمہاری کیوں فکر کرنے لگے۔ مریدوں کے لواحقین بچوں اور عورتوں کی لاشیں بے شک بے گور و کفن پڑی رہیں۔ اور بے حرمتی ہوتی رہے۔ ان نام نہاد خلفاء اور رائل فیملی اور ان کے تنخواہ دار ملونٹوں اور چوہدری خاندان کے چچوں کو اس سے کیا غرض! قادیانیو! آپ جیسے اندھے عقید تمندوں کے بارے میں ہی ارشاد ربانی ہوا ہے کہ

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ،

کاش کہ اپنی ہی دنیا اور آخرت میں بھلائی کی خاطر آپ اس خانہ ساز نبوت کے طلسم سے نکلیں۔ اگر کسی مسئلے میں الجھن ہو۔ کسی قسم کی رکاوٹ یا دقت ہو۔ دفتر ختم نبوت تشریف لا کر ملاقات کریں۔ یا فون نمبر ۷۷۱۱۹۷ پر وقت لے لیں۔ ہر بات صیغہ راز میں رکھ کر پوری مدد کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

"وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ"

بقیہ، نائجیریا

سیرالیون بھی قادیانیت کے کچھ جراثیم ہیں۔ گھانا کے ایک عالم جناب صلاح الدین صاحب کی کتاب۔

Emergence of Ahmadiyya in West Africa.

سے اس ملک میں قادیانیت کے خطرے کا پتہ چلتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد کچھ حضرات اس کتاب کو چھپوا کر اور تقسیم کر کے اللہ کے سامنے سرخرو ہونے کی سعادت حاصل کریں گے۔

بقیہ: حدیث اور سنت سے

ہے، پس سنت کو مضبوط پکڑنا بدعت پیدا کرنے سے بہتر ہے۔

کتاب و سنت و آثار صحابہ سے جس فعل کیلئے دلیل نہ ملے۔ اس فعل کا دین میں کوئی وزن نہیں اور اعتبار نہیں۔ دین نام ہے اتباع رسول کا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی ایمان کی جان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے نمونہ اور دلیل راہ ہے۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے تو آپکی اتباع کرو۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے وہ کیا ہے؟۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک پیسے کا بھی نہیں ہے۔ پیسے سے بھی کھوٹا ہے

بقیہ: حضرت عامرؓ بن فہیرہ

کے اولین صحابہ میں سے تھے،

یہ سن کر عامر بن طفیل نے جبار بن سلمٰی کلابی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس نے اس کو نیزے کی ضرب لگائی۔ جب نیزے کو اس کے جسم سے کھینچا۔ تو ایک شخص مقتول کو اٹھا کر آسمان کی طرف لے گیا۔ اس کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا حضرت عمروؓ بن امیہ فوراً پکار اٹھے۔ ذٰلِکَ عامرؓ بن فہیرہ (وہ عامرؓ بن فہیرہ ہی تھے۔ اور وہ ایسے ہی شخص تھے)

جبار بن سلمٰی کلابی قاتل عامرؓ بن فہیرہ سے روایت ہے۔ کہ جب میں نے عامرؓ بن فہیرہ کو نیزہ مارا۔ تو انہوں نے کہا۔ فُزْتُ وَاللّٰہِ میں یہ نہ سمجھ سکا۔ کہ ایسا کہنے سے ان کی کیا مراد ہے۔ چنانچہ میں ضحاکؓ بن سفیان کلابی کے پاس گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنو کلاب کے عامل تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ فُزْتُ وَاللّٰہِ کہنے سے مقتول کی کیا مراد تھی۔ ضحاک نے کہا۔ کہ ان کی مراد یہ تھی۔ اس طرح شہادت پانے سے مجھے جنت مل گئی۔ اور میں اپنے مقصد زندگی میں کامیاب ہو گیا۔ پھر ضحاکؓ نے مجھے دعوت اسلام دی۔ تو میں نے اسلام قبول کرنے کا اقرار کیا۔ لیکن میرے قبول اسلام کا اصل سبب وہ ماجرا ہے جو میں نے عامرؓ بن فہیرہ کی شہادت کے بعد اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا

شہادت کے وقت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کی عمر باختلاف روایت ۳۴ برس یا چالیس برس کی تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

بقیہ: غیبت

یا کسی کے حسب و نسب میں یا کسی شخص کی کسی حرکت پر یا مکان یا مویشی یا لباس غرض جس شئے سے بھی اس کا تعلق ہو اس کا کوئی عیب ایسا بیان کرنا کہ جس کا سننا اسے ناگوار گزرے خواہ زبان سے ظاہر کیا جائے یا رمز یا کنایہ سے یا ہاتھ اور سر کے اشارے سے یا نقل اتاری جائے یہ سب غیبت میں داخل ہے۔

۱۲۔ نفع کامل کے لئے ان باتوں کے ساتھ ساتھ کسی کامل مصلح سے اصلاح کا تعلق بھی ضروری ہے تاکہ اگر ان تدابیر کا اثر ظاہر نہ ہو۔ تو ان سے رجوع کیا جا سکے۔

واللہ علیم

تنبیہ نمبر۲۔ بعض صورتوں میں غیبت جائز ہے۔ مثلاً جہاں کسی شخص کی حالت چھپانے سے دین کا یا دوسرے مسلمانوں کا ضرر ہونے کا گمان غالب ہو تو وہ اس کی حالت ظاہر کر دینا چاہیئے یہ منع نہیں ہے یہ خیر خواہی و نصیحت میں شامل ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ جس کی غیبت کرنا چاہیں اس کے حالات لکھ کر عالم باعمل سے پوچھ لیں اس کے فتوے کے بعد اس پر عمل کریں اگر دینی ضرورت ہے بلکہ محض نفسانیت ہے تو ایسی صورت میں حالات واقعی بیان کرنا غیبت حرام میں داخل ہے اور تحقیق کسی عیب کا بیان کرنا تو بہتان ہے۔

تنبیہ نمبر۳۔ اگر شیخ کی مجلس میں غیبت ہونے لگے تو فوراً اٹھ جانا چاہیئے جیسے بارش عمدہ چیز ہے اس میں نہانا مفید ہے مگر اولے پڑنے لگیں تو بھاگ جانا چاہیئے

کارمینا
نظامِ ہضم کو بیدار کرتی ہے،
معدے اور آنتوں کے افعال کو
منظم و درست کرتی ہے۔
Carmina
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیئے۔
آوازِ اخلاق
Adarts CAR-2/84

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

قادیانی اساتذہ اور اسلامیات کا مضمون

- یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ کسی بھی نظریاتی مملکت میں اس نظریہ کے دشمن افراد کو کلیدی عہدوں بالخصوص ذرائع ابلاغ پر تعینات نہیں کیا جاتا۔
- مشرقی پاکستان میں ہندو اساتذہ کو یونیورسٹیوں سے لیکر زسری تک مقرر کیا گیا انہوں نے اپنی زہر فشانی سے معصوم طلباء کے ذہن مسموم کیے جس کے نتیجے میں ملکِ عزیز دولخت ہوا۔
- ذرائع ابلاغ میں ایک اہم شعبہ "تعلیم" کا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس افسوسناک تجربہ کے بعد ایک اسلامی مملکت میں اس نظریہ کے دشمنوں کو اس شعبہ میں نہ لگایا جاتا۔

مگر

- انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر شعبہ تعلیم تو کجا، اسلامیات کا مضمون بھی قادیانی کافر اساتذہ پڑھا رہے ہیں۔ **ایسا ہونا**
- خود حکومت کیلئے ایک سوالیہ؟ ہے کہ وہ قادیانیت کے بارے میں اپنے نافذ کردہ قانون کے تقاضوں کو پورا کرنے سے کیوں گریزاں ہے؟

ان حالات میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ وفاقی وزارت تعلیم، صوبائی وزارتوں اور محکمہ تعلیم کے سرداران سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ایک سرکلر کے ذریعہ قادیانی اساتذہ کے یونیورسٹیوں کالجز، اسکولز میں اسلامیات پڑھانے پر پابندی لگائیں، **مسلمان طلبا**! سے درخواست ہے کہ وہ قادیانی اساتذہ سے اسلامیات پڑھنے سے یکسر انکار کردیں اور اس کیخلاف آواز بلند کریں کہ یہ آپ کا قانونی و شرعی حق ہے۔

عامۃ المسلمین، اپنے بچوں کو باور کرائیں، علماء کرام اپنے حلقہ اثر میں اس کیخلاف آواز بلند کریں۔ مسلم اساتذہ اپنا فرض ادا کریں۔

جماعتی کارکن، اس تحریک کو پروان چڑھائیں اور جیسکہ پوری پاکستانی مسلم برادری یہ کوشش کرے کہ قادیانی غیر مسلم اساتذہ اسلامیات کا مضمون نہ پڑھا پائیں۔
جماعتی احباب، آج سے اپنے اپنے علاقوں میں جدوجہد کا آغاز کریں۔ اور اپنی اپنی رپورٹیں مرکز اور مقامی دفاتر کو بھجوائیں، عالمی مجلس اس سلسلہ میں ہر قسم کا تعاون کرنے کا آپ کو یقین دلاتی ہے۔ رابطہ کے لیے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، دفتر مرکزیہ، ملتان پاکستان
فون: کراچی، حیدرآباد، ملتان، ربوہ، اسلام آباد، سرگودھا، فیصل آباد، لاہور